عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۱۵ تا ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۱۷

Email:-webmaster@khatme-nubuwwat.org

جامع الشریعۃ والطریقۃ
حضرت اقدس
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
شہید رحمۃ اللہ علیہ

عقیدۂ ختمِ نبوّت کی اہمیّت اور ہماری ذمہ داریاں

پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل اسلام کی پناہ میں کیسے آئے؟

قیمت: ۵ روپے

س:…… اگر کوئی قادیانی گھرانے میں رشتہ یہ سوچ کر کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ اسلام میں ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:…… جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہو اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھے تو ایسا شخص خود مرتد ہے کہ کفر کو اسلام سمجھتا ہے۔

فاسق امام اور اس کے حمایتی متولی کا حکم:

س…… جو امام پانچ وقت نماز پڑھائے، خطیب ہو، اور عیدین کی نماز بھی پڑھاتا ہو اور داڑھی صرف ۲ انچ کے قریب ہو اور باوجود مقتدیوں کے اصرار کے پوری داڑھی نہ رکھتا ہو اور یہ کہے کہ شادی کے بعد پوری داڑھی رکھوں گا کیا ایسے امام کی امامت درست ہے؟ کیا نماز باجماعت ہو جاتی ہے مسجد کے متولی بضد ہیں کہ اسی کو امام رکھوں گا یہ کم تنخواہ لیتا ہے۔

ج…… یہ امام، حرام اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، اس لائق نہیں کہ اس کو امام رکھا جائے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہل محلہ کا فرض ہے کہ اس کی جگہ کوئی اور امام رکھیں اور اگر متولی ایسے امام کے رکھنے پر بضد ہے تو وہ بھی معزول کئے جانے کے لائق ہے۔ لوگوں کی نمازیں غارت کرنے والے کو مسجد کا متولی بنانا جائز نہیں۔

گناہ کبیرہ کرنے والے کی امامت:

س…… ایک شخص نے گناہ کبیرہ کیا اور لوگوں میں بدنام ہو گیا کیا وہ شخص بحیثیت امام نماز پڑھا سکتا ہے؟ اگر وہ شخص بحیثیت مقتدی میرے برابر کھڑا ہو تو کیا میری اور باقی نمازیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ جبکہ تمام نمازیوں کو اس بات کا علم ہے کیا ہم اس سے دعا سلام رکھ سکتے ہیں، کیا ہم کسی تقریب میں اکٹھے کھانا کھا سکتے ہیں، کیا بعد نماز عید گلے مل سکتے ہیں؟

ج…… گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر توبہ کر کے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرلے تو اس کا امام بنانا جائز ہے۔ مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو اس کے نماز میں شامل ہونے سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹتی اور اس کے ساتھ کھانا پینا بھی جائز ہے۔ کسی مسلمان کو ایسا ذلیل سمجھنا خود گناہ کبیرہ ہے۔

ولد الحرام اور بدعتی کی امامت:

س… بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج… فاسق، مبتدع اور ولد الحرام کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ بشرطیکہ بدعتی کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی نہ ہو ورنہ اس کے پیچھے نماز ادا ہی نہیں ہوگی۔

مسجد میں تصویر کشی کرنے والے کی امامت:

س…… مسجد کی تقریب میں امام کے حکم پر ان کا معاون تصویر کشی کرتا ہے، منع کرنے پر امام کا حوالہ دیتا ہے بعد ازاں امام صاحب دوسرے دن قسم کھا کر انکار کرتے ہیں کیا یہ فعل درست ہے اور ایسے امام کا کیا حکم ہے؟

ج… تصویر بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ ملوث کرنا حرام اور سخت گناہ ہے اگر یہ حضرات اس سے اعلانیہ توبہ کا اعلان کریں اور اپنی غلطی کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو ٹھیک ورنہ ان حافظ صاحب کو امامت اور تدریس سے الگ کر دیا جائے ان کے پیچھے نماز ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔

قاتل کی اقتدا میں نماز:

س…… قاتل کے پیچھے چاہے وہ قید میں ہو یا آزاد ہو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں اکثر قاتل لوگ نماز پڑھاتے ہیں؟

ج… قاتل کے پیچھے نماز جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "صلوا خلف کل بر وفاجر" یعنی ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ اگر قاتل نے اپنے گناہ سے توبہ کرلی ہو تو اس کے پیچھے نماز بلاکراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔

جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز:

س… جس کمپنی میں ہم کام کرتے ہیں وہاں کی مسجد میں کسی پیش امام کا مستقل بندوبست نہیں ہے۔ ایک صاحب ہیں جو کہ ظہر کی نماز اکثر پڑھاتے ہیں، میں ان کو قریب سے جانتا ہوں جھوٹ بولتے ہیں ذرا سی بات پر ناراض ہو کر انتہائی غلیظ گالیاں بکتے ہیں۔ آپ سے صرف اتنی عرض ہے کہ کیا اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، جو کہ غیبت کرتا ہو، گالیاں بکتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو؟

ج… ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے مگر تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

سینما دیکھنے والے کی امامت:

س… جو شخص سینما میں جاکر فلم دیکھتا ہو، ٹیلیویژن پر ناچ گانے بھی دیکھتا ہو، ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ پر گانے اور موسیقی بھی سنتا ہو اور مسجد میں امامت بھی کرتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج… ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس کو امام نہ بنایا جائے۔

ٹی وی دیکھنے، گانا سننے والے کے پیچھے نماز:

س… جو مولوی، قاضی یا امام مسجد ٹی وی دیکھنے اور گانا سننے کا مشتاق ہو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

ج… جو شخص ٹی وی دیکھتا اور گانا سنتا ہو وہ فاسق ہے اس کو امامت سے ہٹادیا جائے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

۱۵ تا ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۱۷

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆ .... ☆ .... ☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

☆ بیاد گار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

7 / ستمبر ـــــ فتح و کامرانی کا دن .... (اداریہ) 4
صراط مستقیم قرآن کریم کی روشنی میں .... (مولانا مفتی محمد جمیل خان) 6
شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم .... (جناب عبدالرزاق بانگرا) 8
عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں! .... (حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی) 10
پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل، اسلام کی پناہ میں کیسے آئے؟ .... (جناب محمد متین خالد) 15
جامع الشریعۃ والطریقۃ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید (مولانا حافظ محمد مشتاق عباسی) 21
قادیانی امت کا گھناؤنا کردار .... (جناب راؤ شمشیر علی خان) 24
اخبار ختم نبوت 27

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۵ روپے سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے

چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۱۹۸۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہ حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

7/ستمبر .... فتح وکامرانی کادن

7/ستمبر کا تاریخی دن ان شہدا کی عظمت کا احساس دلاتا رہے گا جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جانب سے 1890ء سے لے کر 1908ء تک مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو روکنے اور 1908ء سے لے کر 1974ء تک مسیلمہ پنجاب اور ہر باطل فتنہ کی سرکوبی کے لئے جان کا نذرانہ پیش کیا، جیلوں کی کوٹھڑیوں میں زندگی کا اکثر حصہ گزارا، مگر انگریزی حکومت اور اس کی ذریت کا سامنا کیا اور ان کی ماریں سہیں لیکن خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے جہاد کے راستہ کو نہیں چھوڑا۔

90 سالہ عظیم تاریخی جدوجہد اور تحریکات کے بعد 7/ستمبر 1974ء کو محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اس کامیابی پر کائنات کا ہر مسلمان سجدۂ شکر بجالاتا ہے، اسی لئے ہر سال 7/ستمبر کو تمام مسلمان اور جاں نثاران ختم نبوت اس دن کو تاریخی دن کے اعتبار سے مناتے ہیں۔ اس دن مختلف اخبارات خصوصی صفحات شائع کرتے ہیں۔ 7/ستمبر کی مناسبت سے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ایک پیغام میں کہا کہ :

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدۂ ختم نبوت بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس کے لئے سب سے زیادہ حساسیت کا مظاہرہ کیا اور جس وقت اسود عنسی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ ایک کھجور کی ٹہنی کے برابر بھی تیرے لئے کچھ حصہ نہیں۔ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور اس کو اس کے تیس ہزار لشکر سمیت جہنم رسید کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو تمام علماء کرام میدان عمل میں اتر گئے اور ۹۰ سال تک تحریک چلا کر دس ہزار مسلمانوں کی جان کا نذرانہ پیش کر کے اس مسئلہ کو حل کرایا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلایا، اس بات سے اس عقیدہ کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، اس لئے مسلمانوں کو اس معاملہ میں بہت زیادہ حساسیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

آپ کے علم میں ہوگا کہ قادیانیوں نے اب تک اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور آئین کی اس ترمیم کو ظالمانہ قرار دیتے ہیں، وہ ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کو "کافر، کنجریوں کی اولاد اور جنگل کے خنزیر" تصور کرتے ہیں۔ پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ مل کر این جی اوز کے ذریعہ مسلمانوں کو امداد کے نام پر قادیانی بنا رہے ہیں۔ نوکریوں، شادیوں، اور سیاسی پناہوں کو زینہ بنا کر وہ مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی مہم میں لگے ہوئے ہیں، ایسی صورت میں مسلمانوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں کا تعاقب کریں اور دیکھیں کہ وہ کس انداز میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں اور ان کا راستہ روکیں اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچائیں۔

اگر مسلمانوں نے قادیانیوں کا تعاقب شروع کیا تو اللہ تعالیٰ کی امداد انہیں حاصل ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ملے گی اور اگر مسلمانوں نے اس سے غفلت کی اور ان کی غفلت کی وجہ سے کوئی فرد قادیانی ہو گیا تو قیامت کے دن ہم مسلمان کس منہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اعراض کریں گے، ہم شفاعت سے محروم ہوں گے۔ غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا سب سے آسان راستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا اور مسلمانوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں سے بچانا ہے۔ آیئے عزم کریں کہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا تعاقب کرتے ہوئے مسلمانوں کو گمراہی سے بچائیں گے۔ یہی 7/ستمبر کے تاریخی دن کا پیغام ہے۔"

ختم نبوت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کی گرفتاری تک تحریک جاری رہے گی

علماء کرام پر ہاتھ اٹھانے والے دراصل اسلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں، علماء کا احتجاجی کنونشن میں اظہار خیال اور اہم فیصلے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی کے سلسلے میں علماء کرام، مشائخ عظام کا احتجاجی کنونشن جامعہ بنوری ٹاؤن کے چانسلر ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی زیر صدارت منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے دفتر ختم نبوت میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا عبدالغفور حیدری، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا اسفندیار خان، مولانا مولانا محمد اسعد تھانوی، مولانا عبدالغفور ندیم، مولانا محمد احمد مدنی، قاری گل محمد طالونی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا خان محمد ربانی، حافظ عبدالقیوم نعمانی، قاری محمد عثمان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا ابوہریرہ، مولانا فیض اللہ آزاد، مولانا انور فاروقی، قاضی سیف الرحمٰن، قاری اللہ داد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تین ماہ تیرہ دن گزرنے کے باوجود شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایسی حکومت کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ ان حکمرانوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ جہنم کا ایندھن بننے کے بجائے حکومت چھوڑ دیں۔ اسی میں پاکستان کی خیر خواہی ہے۔ آج کے مفرور مجرم اور ان کے سرپرست کل قیامت میں خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ حکومت واضح نشاندہی کے باوجود قاتلوں کی گرفتاری میں کیوں پس و پیش کر رہی ہے؟ اور غلط لوگوں کو کیوں گرفتار کر رہی ہے؟ ہم اصل قاتلوں اور ان کے پشت پناہوں کی گرفتاری تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جو حکومت قادیانیوں اور این جی اوز کی پروردہ ہو اس سے قاتلوں کی گرفتاری کی توقع فضول ہے۔ تین ماہ تک پر امن تحریک کے بعد اب دوسرے مرحلے میں احتجاجی ریلیوں کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ ۷/ستمبر کو مختلف دینی جماعتوں اور جہادی گروپوں کے تحت احتجاجی ریلیاں نکالی جائیں گی۔ ہر ریلی کا اعلان اس سے ایک ہفتہ قبل کر دیا جائے گا۔ ریلیوں کے بعد اگلے مرحلے میں آل پارٹیز کانفرنس اور اس کے بعد عظیم الشان مشترکہ جلسہ عام منعقد کیا جائے گا جس میں راست اقدام کا اعلان کیا جائے گا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کا مشن جاری رہے گا۔ اگر کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو شہید کر کے وہ پاکستان میں اسلام کی بالادستی اور جہاد کا راستہ روک دیں گے تو یہ ان کی بھول ہے۔ ان کا کردار پاکستان میں ختم ہو چکا ہے۔ اب انشاء اللہ علمائے کرام کی جدوجہد سے طالبان کا اسلام بولان سے مہران تک اور خیبر سے راوی تک آ کر رہے گا۔ اب علمائے کرام کو شہید کرنے والوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔ آج ہندوستان کے مسلمان ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ہمارے علمائے کرام پر ہندو قوم پرست جماعتیں ’جن سنگھی‘ اور ہندو فرقہ پرست پر تشدد تنظیمیں بھی غلط نگاہ نہیں ڈال سکتیں اور تمہارے اسلامی ملک میں استاذ العلماء اور مرشد العلماء کو دن دہاڑے شہید کر دیا جاتا ہے۔ تمہارا مر جانا بہتر ہے۔ ہم ان کو بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ اب پاکستان میں بھی کسی بے دین تنظیم یا لسانی گروپ یا اسلام دشمن کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ علمائے کرام کی طرف غلط نگاہ اٹھائے۔ ہم قانون کو ہاتھ میں نہیں لیں گے، کسی پر تشدد نہیں کریں گے اور نہ ہی فرقہ واریت کی آڑ میں قتل و غارت گری کی اجازت دیں گے مگر علمائے کرام کے خلاف اٹھنے والے ہاتھوں کو واپس جانے نہیں دیں گے۔ اب علمائے کرام کی طرف چلنے والی گولیاں قاتلوں کے سرپرستوں کی طرف چلیں گی۔ اب علمائے کرام کو دھمکیاں دینے والے آسانی سے اپنے منصوبے پورے نہیں کر سکیں گے۔ علمائے کرام کا قتل اسلام کو ختم کرنے کا پیش خیمہ ہے جس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی۔ ایجنسیوں کو قاتل کہنے والے اور ان پر الزام لگانے والے میدان میں آئیں اور علمائے کرام کے ساتھ مل کر ان ایجنسیوں کی نشاندہی کریں تاکہ ان ایجنسیوں کے خلاف لائحہ عمل کا اعلان کیا جا سکے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے سانحے کو ہضم کرنے نہیں دیا جائے گا۔ ۷/ستمبر کو لاہور میں مجلس احرار اسلام کی میزبانی میں پاکستان بھر کے نمائندہ علمائے کرام کے اجلاس میں آل پارٹیز کانفرنس اور مشترکہ جلسہ عام کی تاریخ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ احتجاجی علماء کنونشن کی صدارت جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کی جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے فرزند حافظ محمد سعید لدھیانوی نے علمائے کرام سے اظہار تشکر کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی محمد جمیل خان نے انجام دیئے۔ کنونشن میں تین ہزار علمائے کرام نے پاکستان بھر کی تمام ممتاز دینی و مذہبی جماعتوں اور دینی مدارس کی نمائندگی کی جن میں وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ، جامعہ احسن العلوم، اقرأ روضۃ الاطفال، جمعیت علماء اسلام، سپاہ صحابہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام (س)، سواد اعظم اہلسنت پاکستان، مجلس علماء اہلسنت، مفتی محمودؒ اکیڈمی، مجلس احرار اسلام، جیش محمدؐ، حرکۃ المجاہدین، جمعیت جانثاران اسلام، ادارہ لدھیانوی، ختم نبوت حج گروپ، جمعیۃ المجاہدین، حرکۃ الجہاد اسلامی کے علاوہ ایک سو سے زائد مدارس شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں مساجد کے علمائے کرام نے بھی کنونشن میں بھرپور شرکت کی۔ کراچی میں ہونے والا یہ علماء کنونشن اپنی حیثیت اور نمائندگی کے لحاظ سے سب سے بڑا اور مکمل نمائندہ کنونشن تھا۔

ختم نبوۃ

قسط: ۵

مولانا مفتی محمد جمیل خان

صراط مستقیم۔ قرآن کریم کی روشنی میں

نبی کا راستہ خالص توحید کا راستہ ہے :

سورۂ یوسف آیت نمبر ۱۰۸ :

ترجمہ : "کہہ دو میرا راستہ تو یہ ہے، میں خدا کی طرف بلاتا ہوں (از روئے یقین و برہان) سمجھ بوجھ کر، میں بھی (لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں) سمجھ بوجھ کر، میں بھی (لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی، اور خدا پاک ہے، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

تشریح : یعنی میرا راستہ تو صرف خالص توحید ہی کا راستہ ہے میں تمام دنیا کو دعوت دیتا ہوں کہ سب خیالات اور وہم چھوڑ کر ایک خدا کی طرف آؤ، اس کی توحید، اس کی صفات و کمالات اور اس کے حکم وغیرہ کی تعلیم ٹھیک طریقے سے حاصل کرو میں اور میرے ساتھی اسی سیدھے راستے پر صاف دلیلوں کو سوچ سمجھ کر چل رہے ہیں، اس میں کسی کی اندھی تقلید نہیں ہے۔ اللہ نے مجھے ایک ایسا نور عطا کیا ہے کہ جس کے ذریعہ میرے ساتھیوں کے دل اور دماغ روشن ہو گئے ہیں۔ خالص توحید پر چلنے والوں کے دل مخصوص روشنی اور بندگی کی لذت حاصل کر کے فوراً بول اٹھتے ہیں کہ میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام موحد تھے :

سورۂ آلعمران آیت نمبر ۶۷ :

ترجمہ : "ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے۔"

تشریح : یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ انہوں نے تو اپنے آپ کو حنیف اور مسلم کہا ہے۔ حنیف کا مطلب ہے تمام جھوٹے راستوں کو چھوڑ کر سیدھے راستے پر چلنا اور مسلم کا مطلب ہے مکمل تابعداری۔

نوٹ : ہم آج کل کے مسلمان سوچیں کہ کیا ہم حنیف اور مسلمان ہیں؟ کیا ہم سیدھے راستہ پر ہیں؟ (سیدھے راستے سے مطلب ہے کہ صرف اور صرف اللہ کو کسی معمولی سے معمولی ضرورت کے لئے پکارا جائے) اور مسلم کا مطلب ہے کہ ہر طرف سے اپنے آپ کو چھڑوا کر اور ہٹ کر صرف ایک اللہ ہی کے احکام کو مانیں اور اللہ کی قدرت اور طاقت میں کسی کی مداخلت برداشت نہ کریں اور اسی ایک اللہ کی عبادت کریں اور اسی سے اپنی ضروریات اور حاجات بلاواسطہ مانگیں، پیر اور مقبرہ پرستی کسی بھی شکل میں چھوڑ دیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا حکم :

سورۂ آل عمران آیت نمبر ۹۵ :

ترجمہ : "کہہ دو خدا نے سچ فرمایا پس دین ابراہیم کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔"

تشریح : یعنی تم بھی مسلمانوں کی طرح اصلی دین ابراہیم علیہ السلام کی پیروی اور اس کا اتباع کرو، دین ابراہیمی علیہ السلام میں سب سے بڑی چیز خالص توحید تھی، اس لئے تمہیں بھی چاہئے کہ تم تمام بتوں کی پرستش چھوڑ کر کے صرف ایک اللہ کو ماننے والے مسلم بن جاؤ۔

نوٹ : خالص توحید کا مطلب ہے سب کچھ کا ہونا یا نہ ہونا صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اس کی مرضی نہ کرنے کی ہو تو اس سے کوئی پیر، فقیر یا مزار والے نہیں کروا سکتے اور اگر اس نے کرنا ہے تو اسے کوئی کرنے سے روک نہیں سکتا، ہاں ہماری اپنی دعا یا کسی زندہ نیک آدمی کی دعا تقدیر کے لکھے کو بدل سکتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر سے مشرکین کو عار دلانا :

سورۂ مریم آیت نمبر ۴۱ :

ترجمہ : "اور کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کو یاد کرو، بیشک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔"

تشریح : یہاں مشرکین مکہ کو شرمانے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا کیونکہ مشرکین توحید کو نہیں مانتے تھے اور اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے بتاتے تھے، تو ان کو کہا گیا کہ بت پرستی کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ تک کو روکا اور خود توحید پر قائم رہے اور اسی کا پیغام دیتے رہے تو مشرکین کو یہ بتایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستی سے منع کیا ہے تو تم بھی اسی باپ کی تقلید کرو اور بتوں سے اسی طرح بیزار ہو جاؤ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام بیزار ہو گئے تھے۔

توحید کی طرف بلاوا :

سورۂ آل عمران آیت نمبر ۶۴ :

ترجمہ: "کہدو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں (تسلیم کی گئی) ہے اس کی طرف آؤ وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے، اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں۔"

تشریح: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفد نجران کو کہا کہ مسلم بن جاؤ تو کہنے لگے کہ ہم تو مسلمان ہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی طرح ان کو بھی مسلم ہونے کا دعویٰ تھا، اس طرح جب یہود و نصاریٰ کے سامنے توحید پیش کی جاتی تو کہتے کہ ہم بھی خدا کو ایک کہتے ہیں بلکہ ہر مذہب والا کسی نہ کسی رنگ میں اقرار کرتا ہے کہ بڑا خدا ایک ہی ہے۔ یہاں وفد کو اسی طرف توجہ دلائی گئی کہ بنیادی عقیدہ پر تو ہم متفق ہیں، یہ ایسی چیز ہے جو سب کو ایک کر سکتا ہے، بشرطیکہ آگے چل کر اس حقیقت میں ردوبدل نہ ہو، ضرورت اس کی ہے کہ جس طرح زبان سے اللہ کو ایک مانتے ہو تو حقیقت میں اور عمل کے لحاظ سے اپنے کو صرف ایک ہی خدا کے سپرد کردو اور نہ اس کے سوا کسی کی بندگی کرو اور نہ ہی اس کی خاص صفات میں کسی کو شریک، نہ کسی فقیر، پیر، پیغمبر کے ساتھ وہ معاملہ کرو جو صرف اللہ کے ساتھ کیا جانا چاہئے، اور ہم نے تو اپنے آپ کو خدائے واحد کے سپرد کر رکھا ہے اور اسی کے تابع اور زیر فرمان ہیں۔

نوٹ: جس طرح وفد نجران نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں تو اسی طرح کا حال آج ہے کہ ہر ایک فرقے والا یہی کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں، مگر حقیقت یہ نہیں ہے، شرک عام ہے، مگر مشرک یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں مزاروں پر جا کر وسیلے اور واسطے سے دعائیں کی جاتیں ہیں، منتیں مانی جاتیں ہیں وغیرہ وغیرہ جبکہ اللہ کا فرمان ہے کہ مجھ ہی کو پکارو اور مجھ سے دعا کرو، اور چونکہ دعا بذات خود عبادت ہے تو عبادت تو صرف اللہ ہی کی ہو سکتی ہے کسی اور کے ذریعہ یا واسطے سے اللہ کی عبادت ناجائز اور شرک ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کو توحید کی دعوت دینا:

سورۂ نوح آیت نمبر ۱ تا ۴:

ترجمہ: "ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ ان پر درد دینے والا عذاب واقع ہو اپنی قوم کو ہدایت کردو، انہوں نے کہا کہ بھائیوں میں تم کو کھلے طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (موت کے) وقت مقرر تک تم کو مہلت عطا کرے گا، جب خدا کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو تاخیر نہیں ہوتی، کاش تم جانتے ہوتے۔"

تشریح: یعنی ایمان لاؤ گے تو ایمان لانے سے پہلے کئے ہوئے گناہ اللہ معاف کردے گا اور آنے والا عذاب ٹل جائے گا اور تمہیں موقع ملے گا کیونکہ موت مقررہ وقت پر آئے گی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ جھوٹے خداؤں کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی بندگی کرتے رہو تو انسان قیامت تک دنیا میں قائم رہے گا، پھر مقررہ وقت پر قیامت تو آئے گی ہی جو رکنے اور ٹلنے والی نہیں ہے۔ اگر اسی وقت ایک اللہ کی عبادت چھوڑ کر شرک کرتے رہو گے تو قیامت کے آنے سے پہلے ہی تم سب کے سب مارے جاؤ گے حضرت نوح علیہ السلام کی آگاہی کے مطابق طوفان تو ایسا ہی آیا تھا کہ پوری انسانیت کا خاتمہ ہو جاتا مگر حضرت نوح کی برکت سے جو کچھ لوگ جو ایماندار تھے وہ بچ گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام صدیوں تک لوگوں کو سمجھاتے رہے مگر پھر بھی لوگ نہ مانے تو نوح علیہ السلام نے اللہ سے قوم کی فریاد کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم کا معبود کا مطالبہ کرنا:

سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۳۸ تا ۱۴۰:

ترجمہ: "اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پاس اتارا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اپنے بتوں (کی عبادت) کے لئے بیٹھے رہتے تھے۔ (بنی اسرائیل) کہنے لگے کہ موسیٰ علیہ السلام جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی ایک معبود بنادو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو، یہ لوگ جس (شغل) میں (پھنسے ہوئے) ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں سب بے ہودہ ہیں۔ (اور یہ بھی) کہا کہ بھلا میں خدا کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل عالم پر فضیلت بخشی ہے۔"

تشریح: مطلب کہ اللہ تعالیٰ کی شان بڑائی اور عظمت و تقدس سے تم بالکل بے خبر اور انجان ہو، اس کی وجہ یہ تھی کہ بہت لمبی مدت تک مصر کے مورتی پوجنے والوں کے اثر رہے اور اسی لئے وہ شرک کی رسموں کو زیادہ پسند کرتے تھے، تو ان لوگوں کی یہ درخواست بھی اسی وجہ سے تھی، اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جاہل لوگوں کے سامنے جب کسی شکل کی پوجا نہ کی جائے وہاں تک ان کو پوجا سے تسلی نہیں ہوتی، جب ان لوگوں نے ایک قوم کو گائے کی پوجا کرتے دیکھا تو ان کو بھی اس بات کی خواہش ہوئی اور انہوں نے ایسی درخواست کی۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو کہا سنا تو وہ اس وقت تو مان گئے مگر آخر کار انہوں نے سونے کا بچھڑا بنا ہی لیا مگر ان بت پرستوں کا مذہب میرے اور اہل حق کے ہاتھوں تباہ ہونے والا ہے۔ اللہ کے جو احسانات اور انعامات ہیں

باقی صفحہ ۱۴ پر

تحریر: عبدالرزاق جانگڑا

شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

قسط نمبر۳

سورج گرہن کے وقت:

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو صحابہ کرامؓ کو فکر ہوئی کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کریں گے؟ چنانچہ جو اپنے کام میں مشغول تھے چھوڑ کر دوڑے ہوئے آئے نو عمر لڑکے جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے ان کو چھوڑ کر بھاگے ہوئے آئے، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت کسوف کی پڑھی، جو اتنی لمبی تھی کہ لوگ غش کھا کر گرنے لگے، نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے تھے اور فرماتے تھے: "اے رب! کیا آپ نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں فرمار کھا کہ آپ ان لوگوں کو میرے موجود ہوتے ہوئے عذاب نہ فرمائیں گے کہ وہ لوگ استغفار کرتے رہیں۔"

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نصیحت فرمائی کہ:

"جب کبھی ایسا موقع ہو اور سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو گھبرا کر نماز کی طرف متوجہ ہو جایا کرو، میں جو آخرت کے حالات دیکھتا ہوں وہ اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو ہنسنا کم کر دو اور رونے کی کثرت کردو۔ جب کبھی ایسی حالت پیش آئے تو نماز پڑھو، دعا مانگو، صدقہ کرو۔"

فکر آخرت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے ہیں۔ "میں عیش و آرام اور بے فکری کی زندگی کیسے گزار سکتا ہوں جبکہ حال یہ ہے کہ اسرافیل منہ میں صور لئے کان لگائے، سر جھکائے انتظار کر رہے ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔" (ترمذی)

آخری ایام میں:

حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کو بخار چڑھ رہا ہے اور سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرا ہاتھ پکڑ لے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا: "لوگوں کو آواز دے کر جمع کر لو" میں لوگوں کو اکٹھا کر لایا۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

"میرا تم لوگوں کے پاس سے چلے جانے کا زمانہ قریب آگیا ہے، اس لئے جس کی کمر پر میں نے مارا ہو میری کمر موجود ہے، بدلہ لے لے اور جس کی آبرو پر میں نے کوئی حملہ کیا ہو وہ میری آبرو سے بدلہ لے لے، جس کا کوئی مالی مطالبہ مجھ پر ہو وہ مال سے بدلہ لے لے، کوئی شخص یہ شبہ نہ کرے کہ مجھے (بدلہ لینے سے) رسول اللہ کے دل میں بغض پیدا ہونے کا ڈر ہے کہ بغض رکھنا نہ میری طبیعت ہے نہ میرے لئے موزوں ہے، خوب سمجھ لو کہ مجھے وہ شخص بہت محبوب ہے جو اپنا حق مجھ سے وصول کر لے یا معاف کر دے کہ میں اللہ جل شانہ کے یہاں بشاشت نفس کے ساتھ جاؤں، میں نے اپنے اس اعلان کو ایک دفعہ کہنے پر کفایت کرنا نہیں چاہتا، پھر بھی اس کا اعلان کروں گا۔"

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے، ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر منبر پر تشریف لے گئے اور وہی اعلان فرمایا نیز بغض کے بارے میں بھی مضمون بالا کا اعادہ فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا:

"جس کے ذمہ کوئی حق ہو وہ بھی ادا کر دے اور دنیا کی رسوائی کا خیال نہ کرے کہ دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے بہت کم ہے۔"

اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا میرے تین درہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "میں کسی مطالبہ کرنے والے کی نہ تکذیب کرتا ہوں اور نہ اس کو قسم دیتا ہوں لیکن پوچھتا ہوں کہ کیسے ہیں؟! انہوں نے عرض کیا ایک دن ایک سائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس کو تین درہم دے دو، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضلؓ سے فرمایا: اس کے تین درہم ادا کر دو۔"

اس کے بعد ایک صاحب اٹھے، انہوں نے عرض کیا میرے ذمہ تین درہم بیت المال کے ہیں، میں نے خیانت سے لے لئے تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیوں خیانت کی تھی؟ عرض کیا میں اس وقت بہت محتاج تھا، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضلؓ سے فرمایا: "ان سے وصول کر لو۔"

(ایک طویل حدیث پاک، شمائل ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فکر مند ہوتے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرماتے:

"سبحان اللہ العظیم"

اور جب زیادہ گریہ و زاری اور دعا کا انہماک بڑھ جاتا تو فرماتے:

"یا حی یا قیوم" (ترمذی شریف)

رحمت عالم روتے تو رونے میں آواز نہ ہوتی، ٹھنڈا سانس لیتے، آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے اور سینے سے ایسی آواز آتی جیسے کوئی ہانڈی ابل رہی ہو یا چکی چل رہی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے غم کا حال یوں بیان فرماتے ہیں:

"آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غمگین ہوتا ہے اور ہم زبان سے وہی کلمہ نکالتے ہیں جس سے ہمارا رب خوش ہوتا ہے۔"

حضور اقدس ﷺ کے معجزات:

رب کریم کی یہ شان و عظمت ہے کہ وہ اپنے محبوب بندوں کو جہاں دین و شریعت عطا فرما کر لوگوں کی اصلاح کے لئے پسند کرتا ہے وہاں وہ انہیں کچھ معجزات بھی دیتا ہے، یہ معجزات جو ظاہر تو ہوتے ہیں نبی و رسول کے ہاتھ سے مگر یہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں، اس پر کسی انسان کی طاقت و قدرت نہیں ہے۔ اس لئے ان معجزات کو دیکھ کر یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور جن کے ہاتھ سے یہ ظاہر ہو رہے ہیں وہ اللہ کے نبی و رسول ہیں، اس طرح معجزہ نبوت و رسالت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اب ہم یہاں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ معجزات بیان کرتے ہیں جو مشہور و معروف ہیں اور صحیح و معتبر کتب حدیث میں مذکور ہیں۔

☆......"جب قریش نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔" (بخاری و مسلم)

☆......"حضرت طلحہؓ کے مکان میں اور غزوۂ خندق میں تھوڑا سا کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہو گیا۔" (بخاری و مسلم)

☆......ایک مرتبہ دو سیر سے کم آٹے اور ایک بکری کے بچہ سے آٹھ سو صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا۔

☆......"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلی کے درمیان سے پانی بہنے لگا، جس سے پیاسے لشکر نے پیٹ بھر کر پانی پیا اور سب نے وضو کر لیا۔" (بخاری و مسلم)

☆......"تبوک کا چشمہ خشک ہو گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو سے بچا ہوا پانی اس میں ڈال دیا تو یہ چشمہ پانی سے ابلنے لگا، اسی طرح حدیبیہ کے خشک کنویں میں اپنے وضو سے بچا ہوا پانی ڈال دیا تو کنواں پانی سے ابلنے لگا، یہاں تک کہ تبوک کے چشمہ کے پانی سے ہزاروں آدمی اور حدیبیہ کے کنویں سے ڈیڑھ ہزار آدمی سیراب ہو گئے۔" (بخاری و مسلم)

☆......"کافروں کے ایک لشکر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر کر مٹی پھینک دی تو سب کی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔" (مسلم)

☆......"حضور اقدس منبر بننے سے پہلے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر جب منبر بن گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے اس پر تشریف فرما ہوئے تو اس خشک تنے سے رونے کی آواز آئی جو سب صحابہ کرامؓ سنتے رہے، چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس کو سینہ مبارک سے لگایا تب یہ تنا خاموش ہوا۔"

☆......"ہجرت کے وقت تقریباً سو قریشی جوان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے، اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور سب کے سروں پر مٹی ڈالی، اس کا یہ اثر ہوا کہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان سے محفوظ نکل آئے۔"

☆......"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودیہ نے گوشت میں زہر ملا کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا ہی لقمہ اٹھایا تھا کہ فرمایا: "یہ گوشت نہ کھاؤ کیونکہ اس گوشت نے مجھ سے کہا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔"

پھر جب یہودیہ سے پوچھا گیا تو اس نے اپنی فاسد نیت کا اقرار کیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تجھے اس پر قابو نہ دیتا۔"

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا جاتا تو وہ تسبیح پڑھتا اور صحابہ کرامؓ اپنے کانوں سے سنتے تھے۔

ایک موقع پر لشکر میں توشہ کم رہ گیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ باقی تھا اس کو جمع کیا تو وہ بھی بہت تھوڑا تھا، یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر سارے لشکر کو حکم دیا کہ اپنے اپنے برتن اس سے بھر لو چنانچہ سارے برتنوں میں سے ایک بھی خالی نہ رہا، سب بھر گئے۔

ایک رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانیؓ کے مکان پر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے مسجد اقصیٰ لے گئے پھر سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے، یہاں انہوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب حقیقی کی قدرت کاملہ سے اس کے اتنے قریب ہوئے کہ آج تک کوئی نہ ہوا ہے اور نہ کبھی ہو گا۔ یہ مبارک سفر اس قدر جلد طے ہوا ہے کہ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن یہ زمان و مکان، ارض و سما کے مالک کے لئے کیا مشکل ہے؟

(باقی آئندہ)

ختم نبوۃ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں!

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے فرزند ارجمند اور ان کے جانشین دارالعلوم کراچی کے مہتمم کئی ایک کتابوں کے مصنف اور نامور عالم دین ہیں۔ زبان و بیان پر قدرت رکھتے ہیں، آپ قلم کے دھنی اور تقریر کے غنی ہیں۔ ذیل میں آپ کی ایک تقریر پیش خدمت ہے۔ جو آپ نے عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم ۱۹۹۲ء میں ۱۶/اگست سینٹرل مسجد ہیلاگریو روڈ میں کی، جسے مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے ٹیپ کی مدد سے تحریر کی بعنوان "عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور مسلمانوں کی ذمہ داری" اور اس کے عنوان پر لاجواب خطاب ہے، پڑھئے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آگے بڑھئے۔ (ادارہ)

صدر محترم! حضرات علماً کرام اور میرے عزیز دوستو اور بھائیو! آخر میں تقریر کرنیوالے کیلئے ایک آزمائش ہوتی ہے کہ اس کے پاس کہنے کے لئے کوئی چیز بچتی نہیں خاص طور سے جب پہلے تقریر کرنے والے حضرات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل علم، اہل فن، اہل خطابت، اہل بیاں ہوں تو بعد میں آنے والا اس شش و پنج میں رہ جاتا ہے کہ میں کیا کہوں؟ الحمد للہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ صبح سے یہاں جو بیانات ہو رہے ہیں وہ ایمان افروز ہیں ان سے ایمان میں جلا پیدا ہوتی ہے۔

خدا کا شکر و احسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایسی عظیم ہے کہ اس کے ادنیٰ سے ادنیٰ پہلو پر اگر بولنے والے بولنا شروع کریں تو دن تو کیا ہفتے گزر جائیں، مہینے گزر جائیں لیکن اس پہلو کی تکمیل نہ ہو سکے۔

فتنوں کا دور:

یہ چودہ سو سال کی تاریخ شاہد اور بڑی گواہ ہے کہ جب کبھی ناموس رسالت پر کوئی حرف آنے کا شائبہ بھی پیدا ہوا تو لاکھوں فدائی اور پروانے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے میدان میں اتر آئے جس دور سے ہم گزر رہے ہیں یہ فتنوں کا دور ہے، مسلمانوں کے لئے آزمائش اور امتحانوں کا دور ہے حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی صاحبؒ جو حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز تھے فرمایا کرتے تھے کہ:

"یہ فتنے کم نہیں ہوں گے فتنوں کا سیلاب رفتہ رفتہ طوفان بنے گا اور پھر یہ طوفان جاکر قیامت سے ٹکرائے گا، بس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی ساری توانائیاں اور طاقتیں اس سیلاب کی روک تھام کے لئے صرف کرتے رہیں گے۔

سیلاب رکے گا تو نہیں ایک فتنہ ختم ہوگا دوسرا آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرب قیامت میں جو فتنے آئیں گے ان کا حال یہ ہوگا: "یرتب بعضها بعضا" ایک فتنہ آئے گا، لوگ سمجھیں گے کہ یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ سب سے بڑا فتنہ ہے ابھی یہ ختم نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا اس سے بڑا فتنہ آئے گا اور وہ اتنا بڑا کہ اس کے سامنے پہلا فتنہ چھوٹا معلوم ہوگا۔

فرمایا تھا کہ یہ فتنے اس طرح آئیں گے جس طرح سے سمندر کے پانی کی لہریں ہوتی ہیں ایک لہر آتی ہے، موج آتی ہے وہ ابھی نیچی نہیں ہونے پاتی کہ اس سے بڑی موج آکر اس کو چھپا دیتی ہے۔

یہ فتنوں کا دور ہے اور اللہ رب العالمین کی پناہ مانگنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہمارے پاس صرف دو چیزیں ہیں: (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت، (۲) اللہ کی پناہ! اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔"

مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی خدمات:

میرے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ قادیانیت کے رد اور اس کے تعاقب میں خرچ کیا وہ یہ فرماتے تھے کہ: جب یہ قادیانی فتنہ بڑھنے لگا تو میں اپنے استاد حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ ملاقات طویل مدت کے بعد ہوئی تھی میں نے دیکھا کہ حضرتؒ کے چہرے پر کمزوری اور اضمحلال کے آثار ہیں میں نے خیریت دریافت کی۔ فرمایا: خیریت کیا پوچھتے ہو زندگی برباد ہو گئی، کون کہہ رہا ہے عمر برباد ہو گئی جس شخص نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین کی حفاظت اور اس کی نشر و اشاعت اور اسلامی علوم کی تحقیق اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی خصوصی تحقیق میں صرف کردی اور جس کے ہزاروں شاگرد ہیں۔ آج ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں جو کوئی عالم موجود ہے گو براہ راست تو ان کا کوئی شاگرد زندہ نہیں رہا، لیکن ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں، اس مجمع میں بھی جو علماً کرام موجود ہیں اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہوگا، کوئی ان کے شاگردوں کا شاگرد ہوگا یا شاگردوں کے شاگردوں کا شاگرد

ہو گا۔

اتنا کام اللہ رب العالمین نے حضرت انور شاہ کشمیریؒ سے لیا وہ کہتے ہیں کہ: "میری عمر برباد ہو گئی" جس کے مولانا مفتی محمد شفیعؒ جیسے شاگرد ہوں علامہ بنوریؒ جیسے شاگرد ہوں، مولانا بدر عالمؒ جیسے شاگرد ہوں، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسے شاگرد ہوں، مولانا قاری محمد طیبؒ جیسے شاگرد ہوں وہ یوں کہہ رہا ہے کہ: "میری عمر برباد ہو گئی۔"

والد صاحبؒ فرماتے ہیں:

"میں نے پوچھا حضرت کیا بات ہوئی؟ فرمایا: عمر برباد ہو گئی، ہم مدرسوں میں معتزلہ کے مذاہب پڑھاتے رہے اور ان کا رد کرتے رہے، خوارج کرامیہ مرجیہ جہمیہ کے مذاہب پڑھاتے رہے اور ان کا رد کرتے رہے اور فقہی مسائل کے اندر فقہ حنفی کی ترجیح بیان کرنے میں ہم نے ساری ذہانتیں خرچ کر ڈالیں۔ لیکن یہ فتنہ اٹھ کھڑا ہوا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف ایک بڑا چیلنج بن کر ہمارے سامنے آیا ہے۔ مسلمانوں کو مرتد اور کافر بنا رہا ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اتنی بڑی بغاوت کا فتنہ اٹھا ہے اور ہم یہاں مدرسوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا: کہ تم میری خیریت پوچھتے ہو جب سے اس قادیانی گروہ کے حالات پڑھے ہیں اور دیکھے ہیں میری بھوک بھی اڑ گئی ہے، نیند بھی اڑ گئی ہے اور والد صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد ان کی کیفیت یہ تھی کہ ان کا کسی کام میں دل نہیں لگتا تھا بس وہ یہی کہتے تھے کہ اس فتنہ کی سرکوبی میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ خرچ کرنا چاہتا ہوں۔"

ختم نبوت کا منکر کافر ہے:

چنانچہ اس کے بعد حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اس سلسلے میں خود بڑی زبردست کتابیں تالیف کیں، اس مسئلے کے جتنے علمی پہلو تھے اور علمی گوشے تھے، ان کو اپنی دوررس اور دقیقہ رس تحقیق سے حل کیا اور ضخیم ضخیم کتابیں لکھیں "اکفار الملحدین" آپ کی تصنیف بھی اسی سلسلے میں ایک بڑا علمی کارنامہ ہے، اس وقت عام طور سے یہ سوال اٹھایا گیا میاں؟ کہ یہ قادیانی "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کلمہ پڑھتے ہیں، قرآن کو بھی مانتے ہیں تمام رسولوں کو بھی مانتے ہیں، سب فرشتوں کو بھی مانتے ہیں، یوم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں، نماز بھی مسلمانوں کی طرح پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں پھر بھی ان کو مسلمان کیوں نہیں کہا جاتا اور ان کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ اسی موضوع کی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی وہ مشہور عربی کتاب تالیف کی ہے جس کا نام "اکفار الملحدین" ہے اس میں اس پہلو کے کہ کسی ملحد اور بے دین اور زندیق کو کافر قرار دینے کے کیا اصول ہیں؟ کیا شرائط ہیں؟ کن پابندیوں کی بنیاد پر کسی کو کافر کہا جا سکتا ہے؟ اور اس پر پڑنے والے اعتراضات کے جواب دیئے ہیں جس کا حاصل یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اسلام کی تمام تعلیمات کو مانتا ہے، لیکن کوئی ایک چیز جس کا ثبوت قرآن کریم سے صراحتاً ہوا ہو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے ہوا ہو اس کی حقانیت سے منکر ہو جائے۔ باقی سب کو مانتا ہے بس ایک چیز کا انکار کرتا ہے تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

اس لئے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کسی ایسی تعلیم میں سے کسی ایک چیز کا انکار کیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ جھوٹا کہہ دیا، تکذیب کر دی اور رسول کو جھوٹا کہنے والا مسلمان کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ قادیانی سب چیزیں مانتے ہیں لیکن ختم نبوت کے جو معنی قرآن و سنت نے مقرر اور متعین کر دیئے ہیں، اس کا انکار کرتے ہیں یہ میرے والد ماجدؒ کی کتاب ہے جس کا نام ہے "ختم نبوت" اس کے اندر ایک سو دس آیات قرآن کریم کی انہوں نے بیان فرمائی ہیں، جس سے پوری طرح واضح اور ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا چھوٹا یا بڑا، ظلی یا بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی نہ رسول آ سکتا ہے نہ نبی آ سکتا ہے اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے گا وہ بدترین جھوٹا اور کذاب ہو گا، اسی طریقے سے اسی کتاب میں دو سو سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان فرمائی ہیں اور پھر اجماع امت کو نقل کیا ہے اور تمام اکابرین امت کے اقوال نقل کئے ہیں، صحابہ کرامؓ کے آثار نقل کئے ہیں جس کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو گا وہ کافر ہو گا۔

خوب یاد رکھئے کہ جس طریقے سے قرآن کریم کے کسی لفظ کا انکار کفر ہے، اگر کوئی شخص یوں کہے کہ پورے قرآن کو مانتا ہوں لیکن "صراط مستقیم" کے اندر جو لفظ "صراط" ہے اس کو نہیں مانتا یا لفظ "مستقیم" کو نہیں مانتا یا اس کی "ر" کو نہیں یا اس کی "ط" کو نہیں مانتا کسی ایک حرف کا بھی انکار کرے گا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے قرآن کریم کے ایک جزو کا انکار کر دیا، تو جس طریقے سے قرآن کریم کے کسی لفظ کا انکار کفر ہے، اسی طریقے سے قرآن کریم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے ثابت ہونے والے مضمون کے کسی ایک حصے کا صراحتاً انکار کرے گا، کافر ہو جائے گا۔ یہ قرآن کریم نے واضح طور پر اتنے صریح طور پر فرمایا کہ:

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین"

ترجمہ: "کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے

مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن یہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ آخری نبی ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں (آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں)۔"

چنانچہ ہمارے ان بزرگوں نے قادیان میں جاکر ان قادیانیوں کو للکارا اور ان سے مناظرے کئے اور ہر مرتبہ قادیانی بھاگ کھڑے ہوئے اگر نہیں بھاگے تو ہمیشہ شکست فاش کھائی۔

۱۹۵۳ء ختم نبوت کی تحریک اور اس کے اسباب:

پاکستان بن جانے کے بعد ہماری حکومتوں پر ایسے افراد مسلط رہے بلکہ حکومتوں میں خود قادیانی داخل رہے۔ پاکستان کی سب سے پہلی حکومت بنی اس میں سر ظفراللہ قادیانی پاکستان کا وزیر خارجہ بنا تو ہماری حکومتوں کا جو فرض تھا سب سے پہلے نمبر پر وہ کام کرتے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی کیا تھا۔ خلافت سنبھالتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک کام یہ کیا تھا کہ جتنے مدعیان نبوت تھے جتنے نبوت کے جھوٹے دعویدار تھے مسیلمہ کذاب، طلیحہ وغیرہ ان کے خلاف صحابہ کرامؓ کے لشکر بھیجے تھے یہاں تک کہ جب تک ان فتنوں کا قلع قمع نہیں ہو گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چین سے نہیں بیٹھے۔ دوسرا جو کام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت سنبھالتے ہی کیا تھا پاکستانی حکومت کا شرعی اور دینی فریضہ تھا کہ وہ پاکستان بن جانے کے فوراً بعد کم از کم یہ کام تو کرتی، دستوری اور قانونی طور پر اعلان کرتی کہ جو شخص بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت ہو اور یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کو ماننے والے یہ سارے کے سارے کافر ہیں، اور قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں لیکن (حکومت نے) یہ نہیں کیا، عوام کا مطالبہ جاری رہا، ظفراللہ خان کی سازشوں اور اس کے دباؤ کی وجہ سے ہمارے پاکستان کی حکومت نے یہ جرأت نہ کی تھی مجھے یاد ہے جب میں دارالعلوم میں بالکل ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا عربی صرف و نحو کی کتابیں پڑھتا تھا تو ہمارے ایک استاد تھے حضرت مولانا امیر الزماں کشمیری صاحبؒ آزاد کشمیر کے تھے ابھی ان کا انتقال ہوا، تو ان کی نئی نئی شادی ہوئی نئی نویلی دلہن گھر میں تھی کہ انہی دنوں میں قادیانیوں نے ایک بڑی کانفرنس کراچی میں منعقد کی جہانگیر پارک اس زمانے میں کراچی کا مشہور باغ تھا، اس زمانے میں بڑے بڑے جلسے وہیں ہوتے تھے، اب تو نشتر پارک میں ہوتے ہیں جہانگیر پارک ہمارے گھر سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا تو مغرب کے بعد قادیانیوں کا جلسہ شروع ہونے والا تھا تو ہمارے استاد گھر پر تشریف لائے والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے والد صاحب کے وہ شاگرد تھے تو اپنا کچھ زیور کچھ نقدی کچھ امانتیں کچھ وصیت نامہ یہ سب لکھ کر (فہرست بنا کر) والد صاحب کی خدمت میں پیش کیا کہ حضرت میں تو اب جارہا ہوں اس جلسہ گاہ میں یا تو اس جلسے کو روکنے میں کامیاب ہو جاؤں گا ورنہ میں شہید ہو جاؤں گا اور یہ امانت آپ کی خدمت میں ہے، میرے گھر پر میری بیوی ہے، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، امید ہے کہ آپ دیکھ بھال کریں گے، وہ بعد ؤ خدا تو والد صاحب کے پاس امانت اور وصیت رکھوا کر چلے گئے میں اس وقت موجود نہیں تھا میں آیا تو پتہ چلا کہ ہمارے استاد چلے گئے ہیں تو میں نے حضرت والد صاحبؒ سے اجازت چاہی کہ حضرت مجھے بھی اجازت دیجئے میں اور میرے بھائی مولانا ولی رازی صاحب اور ایک میرے پھوپھی زاد بھائی تھے ہم چلے راستے میں بڑے زبردست پہرے تھے داڑھی والوں کو جلسے کے پاس تک نہیں جانے دے رہے تھے مگر میری داڑھی تو ابھی نکلنی ہی شروع ہوئی تھی، اس وجہ سے ہمارے پہنچنے کا موقع مل گیا، وہاں پہنچ کر کیا دیکھا وہ جلسہ کیا تھا جیسے جیل کے اندر کوئی تقریر کر رہا ہو کیونکہ سارے مسلمانوں نے اس جلسے کا گھیراؤ کر رکھا تھا کوئی قادیانی باہر نہیں نکل سکتا تھا اندر جانے کے لئے بڑے فوجی پہرے تھے، جس کے ذریعہ سے وہ اندر جاتے تھے لیکن انہوں نے لاؤڈ اسپیکر باہر دور تک لگائے ہوئے تھے تو ہم کوئی اور کام تو کر نہیں سکتے تھے دو کام ہم نے کئے کہ ان کھمبوں کو اکھاڑنا شروع کیا، جن پر لاؤڈ اسپیکر لگے ہوئے تھے اور ان کی بتیوں کو ہم نے پتھروں سے مار مار کر توڑنا شروع کیا اور کچھ لوگوں کو جمع کر کے کچھ تقریر شروع کر دی کسی نے یہاں تقریر شروع کر دی میں نے وہاں شروع کر دی، اس نے وہاں شروع کر دی تو وہاں تقریر ایک ہوئی تھی یہاں تو بیس تقریریں ہو رہی تھیں، خیر تھوڑی دیر میں پولیس آگئی جلسہ درہم برہم ہو گیا کیونکہ ان کے لاؤڈ اسپیکر کا سارا انتظام درہم برہم ہو گیا وہاں بھگدڑ مچی تو پولیس نے آکر ہمیں گھیر لیا پھر لاٹھی چارج کیا، بڑی مشکل سے جان بچائی مگر پھر الحمدللہ جلسہ کراچی میں قادیانیوں کا کامیاب نہیں ہونے دیا اور پھر اس کے بعد ان کا کوئی جلسہ کراچی میں نہ ہو سکا، لیکن یہ آگ جو لوگوں کے دلوں میں لگی ہوئی تھی وہ بڑھتی چلی گئی اس واسطے کہ سر ظفراللہ خان قادیانی کا تحفظ ہر قدم پر حکومت کر رہی تھی۔ قادیانیوں کو بڑے بڑے عہدوں پر رکھا جارہا تھا اور غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جارہا تھا، یہاں تک ۱۹۵۳ء کو وہ مشہور ختم نبوت کی تحریک چلی، جس کے اندر صرف لاہور میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ پاکستان میں سب سے پہلا

ختم نبوۃ

مارشل لاء لگا تھا پورے پاکستان میں ایک آگ سی اور ہر مسلمان بے تاب تھا کہ اپنی جان کو ناموس رسالت اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قربان کردے۔ رات جس وقت تحریک شروع ہونے والی تھی اگلا دن جمعہ تھا راتوں رات تمام علماء کرام کو گرفتار کرلیا گیا، پورے پاکستان میں جس شہر میں جہاں کوئی عالم تھا یا تحریک کا سرگرم نمائندہ تھا گرفتار کرلیا گیا اور پھر ان پر فوجی عدالتوں میں مقدمے چلے دوسری طرف فوج کو یہ حکم تھا عام اعلان تھا کہ کوئی شخص گھر سے باہر نہ نکلے گلیوں کے اندر بھی نکلنے کی اجازت نہیں تھی فوج نے ہر موڑ پر مورچے سنبھالے ہوئے تھے اور مشین گنیں فٹ کر رکھی تھیں اور اس کو یہ حکم تھا کہ کوئی دیکھو فوراً گولی مار دو وارننگ دینے کی ضرورت نہیں۔ کوئی پوچھنے اور مہلت دینے کی ضرورت نہیں، بس جس کو دیکھو گولی ماردو۔ بکتر بند گاڑیوں میں فوجی جوان اپنی مشین گنیں تانے ہوئے لاہور کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے میری بہن اور میرے بھائی کا گھر لاہور میں ہے وہ اپنے گھروں میں سے یہ سب کچھ نظارے دیکھتے تھے انہوں نے ہمیں بتلایا کہ یہ منظر ہمارے سامنے تھا کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ حکم یہ تھا کہ کوئی شخص باہر نہ نکلے لیکن اچانک ایک گلی سے شیدائیوں کا شمع رسالت کے پروانوں کا ایک دستہ نمودار ہوتا تھا اور ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے آگے بڑھتا تھا، اپنی جانیں قربان کریں گے ختم نبوت پر اور پھر وہ فوج کو دیکھ کر نعرے لگاتا کہ گولی یہاں مارو یہاں مارو اور فوج کہ جس میں قادیانی زیادہ گھسے ہوئے تھے وہ مشین گنوں سے تڑتڑ گولیاں چلاتی تھی اور اس جلوس کا کوئی آدمی پیچھے بھاگتا نہیں تھا، وہیں گر کر شہید ہوجاتا تھا۔ ابھی یہ واقعہ ختم نہیں ہونے پاتا تھا کہ دوسری گلی سے ایسا ہی جلوس نکلتا تھا پھر تیسری سے پھر چوتھی سے پھر پانچویں سے ہفتوں یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ یہاں تک کہ صرف لاہور کے اندر دس ہزار مسلمانوں نے شہادت کا جام نوش کیا۔

وقتی طور پر وہ تحریک ظاہر ناکام ہوگئی کیونکہ ظفر اللہ قادیانی اس طرح وزیر خارجہ رہا قادیانیوں کو حکومت نے غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا۔ مسلمانوں کا کوئی مطالبہ نہ مانا گیا لیکن اللہ کے راستے میں دی جانے والی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی اس کے اثرات کبھی یہاں ظاہر ہوتے ہیں کبھی وہاں۔ آپ نے دیکھا کہ غزوۂ خندق میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ خندق کھودنے میں مشغول تھے اور کئی کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ میلوں میں وہ خندق پھیلی ہوئی تھی اور کھدائی کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دس صحابہ کرامؓ کی ٹولیاں بنا رکھی تھیں اور ان کی جگہ مقرر تھی کہ یہاں سے یہاں تک کھودیں گے اور یہاں سے یہاں تک یہ کھودیں گے جس ٹولی کے سربراہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے انہی کی رائے پر انہی کے مشورے سے اس خندق کے کھودنے کا فیصلہ ہوا تھا تو ان کی کھدائی میں ایک چٹان آگئی جو بڑی سخت چٹان تھی، صحابہ کرامؓ سے وہ ٹوٹ نہیں رہی تھی اور خندق کی کھدائی کے زمانے میں حالت یہ تھی کہ کئی وقت تک صحابہ کرامؓ میں فاقہ ہو رہا ہے ایک دن صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے اب کمر سیدھی نہیں رہتی ہم نے کمر کو سیدھا رکھنے کے لئے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھے ہیں اور چادر ہٹا کر پیٹ دکھائے کہ ایک ایک پتھر ہر ایک کے پیٹ پر بندھا ہوا تھا تاکہ کمر سیدھی رہ سکے ورنہ کمر پیٹ خالی ہونے کی وجہ سے جھک جاتی ہے۔ تاجدار دو عالم سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے چادر ہٹائی اور فرمایا کہ دیکھو میرے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہیں خیر جب اس چٹان کے بارے میں شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لے جاؤ اور دکھاؤ آپ اپنی گینتی لے کر وہاں تشریف لے گئے، چٹان واقعی بہت مضبوط تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھ کر ایک کدال ماری تو اس کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا اور ساتھ ساتھ بحرین کے خزانے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے اور بسم اللہ پڑھ کر دوسری کدال ماری تو اس کا ایک حصہ اور ٹوٹ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روم کے خزانے دکھلائے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور کدال ماری جس پر اس چٹان کا خاتمہ ہوگیا اور اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسریٰ کے خزانے دکھلائے گئے۔

یہ کیا بات تھی کھدائی تو یہاں ہو رہی تھی کدال کی ضرب تو یہاں پڑ رہی تھی لیکن بحرین کے خزانوں کے فتح کا فیصلہ ہو رہا تھا اور قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج گر رہے تھے، اسلام کا جھنڈا بلند ہونے کے فیصلے ہو رہے تھے وہ قربانی یہاں دی جارہی تھی، اس کے اثرات وہاں ظاہر ہو رہے تھے، قربانی اس زمانے میں دی جارہی تھی، اس کے اثرات کئی سال کے بعد ظاہر ہوئے۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء کے شہیدوں کا خون رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں جب یہ تحریک دوبارہ اٹھی اور علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں یہ تحریک آگے چلی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی اور پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا، دستور میں ترمیم کردی گئی لیکن عملی طور پر پاکستان میں جو اقدامات ضروری تھے وہ نہیں ہوئے اس کے مطابق قانون

ختم نبوۃ

سازی کی ضرورت تھی تاکہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہ کہہ سکیں، لوگوں کو دھوکہ نہ دے سکیں، چنانچہ پھر یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے شہید ضیاً الحق مرحوم کو عطا فرمائی کہ مسلمانوں اور علماً کرام کے مطالبے پر اور علماً کے بتائے ہوئے مسودے کے مطابق انہوں نے قانون سازی کی۔ جس کے بعد الحمدللہ پاکستان میں اب قادیانیت دفن کر دی گئی ہے، اب وہاں کسی قادیانی کو جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھے یا اپنی عبادت گاہ سے وہ مسلمانوں کی سی اذان نشر کرے یا اپنے آپ کو قادیانی بھی کہے مسلمان بھی کہے۔ اب اس کی اجازت پاکستان میں نہیں ہے لیکن اب آزمائش آپ کے کندھوں پر آگئی ہے پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں نے اللہ کے فضل و کرم سے اس فتنے کی سرکوبی کر کے وہاں سے جلاوطن کر دیا ہے، اب یہ فتنہ فراڈ اور یہ دھوکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دشمن ٹولہ یہاں آپ کے انگلینڈ میں آگیا ہے اور یہاں لندن میں اس نے اپنا سب سے بڑا مرکز بنایا ہے اور یہاں بیٹھ کر وہ یورپ اور امریکہ میں نوجوانوں کے اندر ختم نبوت کے خلاف تحریک چلا رہا ہے، یہ قادیانی پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈیا میں ناکام ہونے کے بعد انہوں نے اب اپنا مرکز لندن کو بنایا ہے اور بہت سوچ سمجھ کر انہوں نے یورپ کے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا قدم اٹھایا ہے کیونکہ یہاں اسلام دشمن طاقتیں ان کی سرپرستی کے لئے موجود ہیں، اب دیکھئے کس کس طریقہ سے یہ اپنی باطل تحریک قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ کئی یورپین ممالک سے ان کو یہ مراعات حاصل ہیں وہ اپنے یہاں سے خاص طور پر کسی پاکستانی یا ہندوستانی کو آسانی سے ویزا نہیں دیتے لیکن قادیانی اگر کسی سفارش کی تصدیق کر دیں اور ذمہ داری لے لیں تو اس کو ویزا مل جائے گا، اب یہ نوجوانوں کو کہتے ہیں دیکھو تم کو ویزا دلوا دیں گے اور پرمننٹ ویزا دلوا دیں گے تم اس فارم پر دستخط کر دو، اس فارم کے اندر اس بات کا عہد نامہ ہوتا ہے کہ میں "احمدی" ہوں بہت سے نوجوان قادیانیت کے شکار اس طریقے سے ہوئے ہیں کہ جب انہوں نے دستخط کئے تو کسی نے ان سے کہا کہ بندۂ خدا! تم کفر نامہ پر دستخط کر رہے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو دستخط ایسے جھوٹے موٹے کر رہے ہیں، دل میں تو ہمارے ایمان ہے۔ لیکن یاد رکھئے جو شخص کلمہ کفر زبان سے نکالتا ہے یا تحریر پر دستخط کرتا ہے تو اس پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے جب تک وہ اپنے ایمان کی تجدید نہیں کرے گا ہم اس کو کافر ہی مانیں گے، کیونکہ اس کے کھلے کفر پر دستخط کئے ہیں۔ اس طرح سے یہ ایمانوں پر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں، اب یہ ساری ذمہ داری یورپ میں بسنے والے مسلمانوں پر آگئی ہے خاص طور پر برطانیہ میں بسنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے کہ وہ اس نقش قدم پر چلیں جو پاکستان کے مسلمانوں نے آپ حضرات کے لئے تاریخ پر ثبت کر دیئے ہیں، اپنے بچوں اور اپنی نسلوں کو اس فتنے سے بچانے کے لئے جو اقدامات ہو سکتے ہیں کئے جائیں۔ اپنے تعلیمی اداروں کے اندر اس فتنہ سے ہمارے طلبہ اور طالبات کو باخبر کیا جائے، اس عقیدۂ ختم نبوت کو پھیلایا جائے اور قادیانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے خاص طور پر ہمارے نوجوانوں کو پھانسنے کے لئے ان کی لڑکیوں کا حربہ بڑا خطرناک ہے اس پر خصوصی نظر رکھی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کا حامی اور ناصر ہو، میں انہی کلمات کے ساتھ اپنے اس بیان کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ برطانیہ کو اس جھوٹے نبی کے ماننے والوں کا مدفن بنائے۔ (آمین)

مولانا محمد باقر جامی کا سانحہ ارتحال

بہاولپور کے علمی خاندان کے چشم و چراغ اور آخری نشانی مولانا محمد باقر جامیؒ مورخہ ۱۰/اگست ۲۰۰۰ء کو گردے فیل ہونے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جامعہ عباسیہ بہاولپور سے علامہ فاضل تھے۔ فراغت کے بعد عباسیہ ہائی اسکول میں ٹیچر لگ گئے، اور ساری زندگی اس میں گزار دی، اسکول ٹیچر ہونے کے باوجود دینی علوم کا مطالعہ جاری رکھا اور دسیوں موضوعات پر مضامین تحریر فرما کر اخبارات و رسائل کو ارسال کرتے رہے۔ کچھ عرصہ قبل احساس ہوا کہ شوگر کا شدید حملہ ہو چکا ہے، علاج و احتیاط دونوں چلتے رہے لیکن۔

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

یہاں تک ایک پاؤں کاٹنا پڑا، جس سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے باایں ہمہ مطالعہ وغیرہ کا سلسلہ جاری رکھا اور مضامین بھی سپرد قلم کرتے رہے، اگست کے اوائل میں شوگر کی وجہ سے گردے کام کرنا چھوڑ گئے، تا آنکہ مرحوم نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ پسماندگان میں غالباً دو بچیاں اور ایک بچہ چھوڑا ہے مورخہ ۱۴/اگست کو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مجلس بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحٰق ساقی نے شرکت کی۔ مولانا شجاع آبادی نے ان کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرحوم کے صاحبزادے محمد الیاس کی دستار بندی بھی کرائی۔

بقیہ: صراط مستقیم

کیا ان کی شکر گزاری کے جواب میں شرک کر کے اور غیر اللہ کی پرستش کر کے اللہ سے بغاوت کی جائے اور پھر یہ بھی شرم کی بات ہے کہ جس مخلوق کو اللہ نے سارے جہاں پر فضیلت دی وہی افضل مخلوق اپنے ہی ہاتھ سے بنائی ہوئی مورتیوں کو پوجیں۔

ختم نبوۃ

مراسلہ : محمد متین خالد

پروفیسر ڈاکٹر اسمٰعیل اسلام کی پناہ میں کیسے آئے؟

پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل الف۔ب بالاغون شعبہ عربی و اسلامیات جامعہ لباداں نائیجیریا، قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی پناہ میں آنے والے وہ خوش نصیب انسان ہیں جنہوں نے قادیانیت کے مکروفریب کا پردہ چاک کر دیا ہے، فرماتے ہیں کہ : "میری تمنا ہے کہ نائیجیریا اور دیگر ممالک کے قادیانی غور و فکر کریں اور قادیانیت کے ساتھ اپنی وابستگی پر نظر ثانی کریں۔ (مدیر)

میں اللہ کے سامنے بہ قسم یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں قادیانی فرقہ اور ان کے مذہب قادیانیت کے خلاف، کسی قسم کا ذاتی بغض و کینہ نہیں رکھتا۔ میرا یہ پختہ ایمان ہے کہ ہر شخص ذاتی طور پر اپنے دین اور اپنے اختیار کردہ مذہب کے لئے اللہ کے سامنے خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ قادیانیت سے توبہ کے سلسلے میں میری اس تحریر کا اصل مدعا بالکل واضح الفاظ میں صرف یہ اعلان کر دینا ہے کہ میری تحقیق کے مطابق قادیانیت، اسلام نہیں۔ یہ اعلان اس لئے بھی ضروری ہو گیا ہے کہ اکثر و بیشتر مواقع پر میں نے محسوس کیا کہ قادیانیت کے ساتھ میری وابستگی، دوسروں کو قادیانی مذہب اپنانے میں معاون ثابت ہو رہی ہے۔

اس لئے جب قادیانیت کی اصل حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی تو میں نے اپنی ذمہ داری اور بوجھ سے سبکدوش ہونے کی کوشش کی اور دل میں یہ بات آئی کہ اس حقیقت سے انہیں بھی باخبر کروں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھ پر منکشف کیا ہے۔

موجودہ کاوش سے میرا مقصد دراصل یہ ہے کہ جو لوگ خلوص دل کے ساتھ قادیانیت کی حقیقت کے متلاشی ہیں۔ ان کو صحیح صورتحال سے آگاہ کروں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو عقل سلیم عطا کرے اور صراط مستقیم دکھائے، میں ان کے حق میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ غلط راستے کو ترک کرنے اور جھوٹ سے کنارہ کشی کرنے کے معاملہ میں شجاعت اور جرأت مندی سے کام لیں۔

ترجمہ : "اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں، وہ ان سے اعراض کرے، ہم ایسے مجرموں سے بدلہ لیں گے۔" (سورۃ السجدہ : ۲۲)

ترجمہ : "آپ (ان سے) کہئے کہ کیا ہم تم کو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں، یہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کی کرائی محنت، سب گئی گزری ہوئی اور وہ (بوجہ جہل کے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رب کی آیتوں کا (یعنی کتب الٰہی کا) اور اس کے ملنے کا (یعنی قیامت کا) انکار کر رہے ہیں، سو (اس لئے) ان کے سارے کام غارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان کے (نیک اعمال) کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے (بلکہ) ان کی سزا وہی ہوگی یعنی دوزخ۔ اس سبب سے کہ انہوں نے کفر کیا تھا اور (یہ کہ) میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا۔" (سورۃ کہف : ۱۰۲، ۱۰۴)

ان دنوں ہندوستان کے مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین کے خلاف عالمی سطح پر ایک زوردار شورش برپا ہے۔ آنجہانی مرزا صاحب نے ۱۹۰۸ء میں اپنی وفات سے قبل خود کو اور اپنے متبعین کو "احمدی" کے نام سے ممتاز کیا تھا (جو بعد میں دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے)۔ یہ شورش خاص کر ان مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہے، جو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی اسلام کے نام پر خفیہ طور پر ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ اس وجہ سے دوسرے مقامات کے مقابلہ میں پاکستان میں یہ تنازعہ اور اس کی تلخی زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ صورت حال انہیں صرف مذہبی طور پر ہی نہیں بلکہ سیاسی طور پر متاثر کر رہی ہے۔

جیسا کہ پاکستان کے نام سے ظاہر ہے، یہ ملک اسلام کے نام پر عالم وجود میں آیا۔ اسی وجہ سے پاکستان کے دستور کی دفعات میں ایک دفعہ یہ بھی رکھی گئی کہ ملک کے اعلیٰ سیاسی منصب پر صرف مسلمان ہی فائز ہو سکتا ہے۔ یہ دفعہ کسی مذہبی تعصب کے تحت شامل نہیں کی گئی، اس کا مدعا صرف اسلام کی مصلحتوں کا تحفظ تھا جو ہمیشہ سے پاکستان کا سرکاری مذہب رہا ہے۔

حصول آزادی کے بعد ہی سے پاکستان کے مسلمان، اپنی حکومتوں سے یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور یہ مان لیا جائے کہ قادیانیوں کا تعلق ایسی اقلیت سے ہے، جس میں سے نہ وزیر اعظم منتخب ہو سکتا ہے اور نہ صدر اور اس کا مطلب یہی تھا کہ پاکستان کی نظریاتی حدود کا بھی تحفظ ہو سکے۔

ختم نبوۃ

ساری دنیا میں مسلمانوں کی ایک زبردست اکثریت نہ قادیانیت کو اسلام سمجھتی ہے اور نہ ان کو مسلمان مانتی ہے۔ آیئے دیکھیں کہ قادیانیوں کے خلاف دنیا کے مسلمانوں کے اس مؤقف کی حمایت یا مخالفت میں کیا کیا دلیلیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

بچپن میں میری تربیت کچھ ایسے ماحول میں ہوئی تھی کہ ہندوپاکستان کے قادیانی تبلیغی مشنوں کو میں عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ یہ مشن ہماری دینی سرگرمیوں کی نگرانی اور رہنمائی کرتے تھے، جب یہ جماعتیں ہمارے بزرگوں اور ان کی وساطت سے ہم تک پہنچیں تو اسی اعتماد کی وجہ سے ہم ان کی تمام باتوں پر پورا یقین کر لیتے تھے۔

ان کے وعظ بظاہر قابل عمل معلوم ہوتے تھے اور ان کے استدلال کو ہم نیک نیتی کے ساتھ قبول کر لیا کرتے تھے، وہ لوگ ان مسائل میں اپنے دعووں کو ثابت کرنے کے لئے اسلامی کتابوں کا حوالہ دیتے تھے اور ہم اپنے اعتماد کی وجہ سے ان حوالوں کی چھان بین کئے بغیر ہی بے چوں چرا قبول کر لیا کرتے تھے۔

ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ ہمیں مسلمانوں کے سواد اعظم سے بیگانہ کردیں، جن کی اسلامی طرز زندگی میں وہ کیڑے نکالا کرتے تھے۔ اس طرح اپنے زعم میں وہ قادیانیت کے نام پر ہمارے سامنے حقیقی اسلام پیش کرتے تھے۔

وہ اکثر ہمیں یہ تاثر دیتے کہ تقسیم ملک سے قبل ہندوستان میں اور اس کے بعد پاکستان میں قادیانیوں کو جس شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، وہ قادیانیت کی صداقت کا حتمی ثبوت ہے۔ کیونکہ کوئی نبی خود اپنی ہی بستی یا اپنے ہی ملک میں آسانی سے قبول نہیں کیا جاتا۔ یہ دلیل بھی ہمیں قابل فہم نظر آتی تھی۔ اس لئے پرخلوص اعتماد کے ساتھ ہم ان کے پیچھے چلتے رہے۔

اسی اعتماد کے ساتھ ہم نے قادیانی نوجوانوں کی کانفرنس سے ۱۹۷۲ء میں خطاب کیا تھا، بعدازاں کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے جن کی روشنی میں مجھے قادیانیوں کے ان دعووں کا، جو اس وقت تک مقبول ہو چکے تھے، ازسرنو جائزہ لینا پڑا تاکہ ان کے حوالوں کی مزید چھان بین کی جاسکے۔

میرا مقصد دراصل یہ تھا کہ قادیانیوں کے خلاف روزافزوں مخالفت کے مقابلے کے لئے خود کو مضبوطی کے ساتھ تیار کروں۔ یونیورسٹی کے ایک استاد کی حیثیت سے مجھے اس بات کا پورا پورا احساس تھا کہ قادیانیت کی جماعت میں، میں جو اعلانات کرتا رہتا ہوں، ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مستند اسلامی کتب کے حوالہ جات پر مبنی ہوں، مگر قادیانی تبلیغی مشن کے حوالہ جات کی اس چھان بین کے مایوس کن نتائج برآمد ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کے سامنے مجھے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ان کے دعووں اور ان کے مفروضہ مقاصد کی، خود انہیں کی خاطر میں نے، جتنی زیادہ چھان بین کی اتنی ہی وضاحت سے مجھ پر منکشف ہوا کہ قادیانی تبلیغی مشن دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے اور اپنے بہت سے متبعین کی لاعلمی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔

اکثر وہ ایسے مصنفین کا حوالہ دیتے ہیں جو کھل کر قادیانی عقائد کے خلاف ہیں مگر یہ حوالے چالاکی کے ساتھ ایسے طور پر پیش کئے جاتے ہیں کہ محسوس ہو کہ یہ مصنفین قادیانی عقائد ہی کی حمایت کر رہے ہیں۔ ایک قاری اور حقیقت حال کا متلاشی یہ بات صرف اسی وقت محسوس کر سکتا ہے جب وہ حوالہ جات کی بنیادی کتابوں کا خود مطالعہ کرے اور ان کے سیاق و سباق کو ذہن میں رکھ کر انہیں پڑھے۔ مثال کے طور پر دعوائے نبوت کی حمایت میں اکثر و بیشتر قادیانی اس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب کی جاتی ہے:

"یہ کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں یہ نہ کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

یہ بات قابل ذکر ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب یہ حوالہ صحاح ستہ یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی اور نسائی امام مالک کی موطا یا مسند امام ابن حنبل یا مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ حدیث کی ایسی کتابوں میں موجود نہیں ہے جو عالمی سطح پر مانی ہوئی حدیث کی کتابیں ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث مجہول الاسناد اور ناقابل اعتبار ہے۔ نیز بخاری و مسلم کی احادیث متواترہ، مرفوعہ کے مقابلے میں حجت نہیں۔ مگر قادیانیوں کے یہاں، یہی حدیث بڑی گراں قدر سمجھی جاتی ہے، اس لئے مستند احادیث کو سامنے رکھ کر ہمیں اس کا جائزہ لینا چاہئے، یہ بات ذہن میں رہے کہ قادیانی جماعت اس حدیث کا حوالہ صرف یہ ثابت کرنے کے لئے دیتی ہے کہ "خاتم النبیین" سے مراد نبی آخرالزمان نہیں ہیں۔

ان کلمات کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعہ واضح فرمائی ہے جو صحیح مسلم، فضائل ۲۶ میں موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ کیا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر کے لئے چھوڑ دی۔ پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ

ختم نبوت

ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النبیین ہوں (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کردیئے گئے۔"

مذکورہ حوالہ جات اور دوسری مستند احادیث سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی یہی تھا کہ آپ افضل الانبیاءؑ اور اللہ کے سارے نبیوں میں سب سے آخری نبی تھے اور آپ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں ہے، یہی وہ سبب ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے لقب سے یاد کیا ہے اور اس پر قرآن مجید کا واضح اعلان موجود ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز خوب جانتا ہے۔"

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کے ذکر کا اس بات سے کیا تعلق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرزند باقی نہ رہے۔ مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ کے سید الانبیاءؑ ہونے کے باوجود آپ کے فرزند کا منصب نبوت پر فائز نہ ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کے مناسب نہ تھا اور اُدھر اللہ تعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی بھیجنا نہیں تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نرینہ اولاد باقی نہ رہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کسی فرزند کا زندہ نہ رہنا بھی اس بات کی ایک بین دلیل ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

چونکہ قادیانیوں کے ذہن پر ہمیشہ سے یہ خیال مسلط رہا ہے کہ ہر قیمت پر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ثابت کی جائے، اس لئے یہ لوگ نہایت عجیب و غریب طور پر اور بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی حمایت میں قرآن پاک کی بعض آیتوں کے معنی اور تفسیر، توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کی ہیر پھیر انہوں نے قرآنی آیت: "ومن یطع اللہ والرسول...... الخ" کے ترجمہ میں کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

ترجمہ: "اور جو کوئی اللہ اور اس کے اس نبی...... کی اطاعت کرتا ہے۔"

اس آیت کے جن کلمات کا ترجمہ قادیانی مشن "اور اس کے اس نبی" کی شکل میں کرتے ہیں، وہ قرآن کے عربی متن میں والرسول ہیں، جن کے معنی ہر اعتبار و معیار سے صرف "اور رسول" ہی ہو سکتے ہیں۔ ان کے کوئی اور معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ قرآن کے سیاق و سباق سے انحراف کرتے ہوئے (قادیانی) تبلیغی مشن نے جو ترجمہ فی الواقع کیا ہے، وہ ان عربی کلمات کے ہو سکتے ہیں "ورسولہ ہذا" یعنی اس کا یہ رسول۔ اگر نام نہاد تبلیغی مشن کی اس کرتوت کا اس کے منطقی نتیجہ تک پہنچایا جائے تو اس کے معنی یہی نکلیں گے کہ قرآن میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور بلاشبہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک سنگین جرم ہے۔ اس لئے کہ اگر صرف قادیانیوں کے ترجمہ کو شائع کیا جائے تو ان کلمات کی حد تک یہ ترجمہ متن سے بالکل مختلف ہو جائے گا۔

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ نائیجیریا اور دوسرے افریقی ممالک کے مسلمان جو قادیانی مشن کی رفاقت کا دم بھرتے ہیں، اپنی اس رفاقت پر نظر ثانی کریں، اگر وہ واقعی دل سے اس اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو روشناس کرایا۔

قادیانی مشن نے اس آیت شریفہ کے صرف ابتدائی حصہ میں اس لئے اضافہ کیا ہے کہ اپنے غلط ترجمہ کے ذریعہ پوری آیت سے اس کی چول ملا کر اسے اپنی غرض سے ہم آہنگ کردیں۔ پوری آیت کا ترجمہ یوں ہے:

"اور جو شخص اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے، جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاءؑ، صدیقین، شہداؑ اور صلحاؑ اور یہ (حضرات) بہت اچھے رفیق ہیں۔" (سورۂ نساء: ۶۹)

اس آیت کی غلط تفسیر پیش کر کے قادیانی کہتے ہیں کہ خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کر کے کوئی شخص نبوت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو سکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسے جو بھی نبی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث ہوں گے، ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور قرآن پر عمل کریں، کیونکہ ان کو یہ روحانی مرتبہ براہ راست نہیں ملے گا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل میں ہی ملے گا۔

اس غلط تفسیر کرنے کا سبب صرف یہ ہے کہ اس متفقہ رائے کے خلاف، جس پر مسلمانوں کی زبردست اکثریت کا اجماع ہے اور جس میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک بھی شامل ہے، یہ ثابت کیا جاسکے کہ مرزا غلام احمد بھی، اللہ کے ایک رسول اور نبی تھے (نعوذ باللہ) یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ قادیانی مشن نے دنیا والوں کو اس تفسیر سے آگاہ کیوں نہیں کیا جو قرآنی الفاظ کی مستند قاموس کی روشنی میں کی گئی ہے۔ مثلاً مفردات راغب یا اس کی روشنی میں جو قرآن و حدیث، مفسرین و محدثین کی مشہور و معروف کتابوں میں منقول ہے۔ قادیانی یقیناً اس تفسیر سے انکار نہیں کر سکتے جس کو اسلامی علوم اور تفسیر قرآن کے مستند علماء کرام اس آیت کے بارے میں آئندہ آنے والی

ختم نبوۃ

نسلوں کے لئے احاطہ تحریر میں لاچکے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر پر بحث کرتے ہوئے ابن کثیر (بیروت ایڈیشن ۱۹۶۹ء جلد اول صفحہ ۵۲۲) پر کہتے ہیں:

"یعنی جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے احکام پر چلتا ہے اور ان چیزوں سے بچتا ہے، جس سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ہے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کو اپنے عالیشان محل میں ان لوگوں کے ساتھ رکھے گا جس پر اس نے انعام فرمایا اور اس کو رفاقت عطا فرمائی ان نبیوں کی، پھر ان کے بعد مذکورہ صدیقین کی، پھر شہیدوں کی اور عام مومنوں کی جو متقی ہیں اور جو چھپ چھپ کر اور اعلانیہ نیک عمل کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کی تعریف یوں بیان فرمائے گا: یہ بڑی اچھی رفاقت میں ہیں۔"

حدیث کی بہت سی کتابیں مثلاً مسلم، مسند احمد بن حنبل، وغیرہ کی روایات میں اس واقعہ کا ذکر موجود ہے جو اس آیت کا شان نزول ہے۔ مدینہ کے انصار میں سے ایک شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کا چہرہ اداس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اداسی کا سبب دریافت فرمایا:

"اے رفیق میں کیوں تمہیں اداس دیکھتا ہوں؟"

"اے اللہ کے رسول میں کسی سوچ میں پڑ گیا ہوں۔"

"وہ کیا ہے؟"

ہم لوگ رات دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں، آپ کے روئے مبارک کو دیکھتے ہیں اور آپ کی صحبت سے مشرف ہوتے ہیں، شاید کل قیامت کو آپ نبیوں کے پاس اٹھ جائیں اور آپ تک ہماری رسائی نہ ہوسکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی میں آیت لائے اور فرمایا کہ: "وہ لوگ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں، روز قیامت انبیاؑ وغیرہ کے ساتھ ہوں گے۔"

یہ ہے آیت کا شان نزول اور اس کی یہ ساری تفسیر، یہ اتنی واضح ہے کہ کسی مزید تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

میری صرف یہی خواہش ہے کہ قادیانی حضرات مناسب انداز میں اس پر غور و خوض کریں اور ان مذہبی عقائد کو مسترد کردیں، جن کے جال میں ان کے مبلغین نے بڑی کامیابی کے ساتھ انہیں پھنسا رکھا ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ کوئی شخص یا ایک جماعت جمہور کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھوکہ میں نہیں رکھ سکتی۔ کبھی نہ کبھی دن اس فریب کی قلعی کھل جائے گی۔ نائیجیریا کے قادیانیو! ذرا غور کرو اور نظر ثانی کرو (اپنے گمراہ کن عقائد پر) اب رہی بات اس قرآنی آیت کی:

"یبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔" (الاعراف:۳۵)

قادیانی مشن نے اپنے حوالہ میں جو اس کا ذکر کیا ہے، تو وہ بھی سیاق و سباق سے بالکل ہٹ کر غلط تفسیر بیانی کی ہے، ایک کہانی ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے اس غلط نظریہ کی پشت پناہی کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی سلسلہ نبوت جاری ہے۔

قرآن کی تکذیب اور معنوی تحریف کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کا ایک دوسرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ وہ مسلمانوں کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ قرآن کی مخالفت کے علاوہ یہ عقیدہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کی بھی مخالفت کرتا ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جو (ابن ماجہ الفتن ۸ حنبل ۴/۲۷۸، ۳۵۷ اور ۳۸۲) میں مروی ہے یوں آیا ہے:

"میری امت کا اجماع غلطی پر نہیں ہوگا، تم معشر المسلمین پر سواد اعظم کے فیصلوں پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ جس شخص نے ایک بالشت کے برابر بھی امت سے کنارہ کشی اختیار کی تو اس نے گویا اسلام کے حلقے کو اپنی گردن سے اتار پھینکا۔"

یہ حدیث بھی حقیقتاً اس قدر واضح ہے کہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ قادیانیوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ اپنی لڑکیوں کی شادی مسلمانوں سے نہ کریں۔ یہ بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔ اپنے اس عقیدہ کی حمایت میں وہ اسلام کے اس حکم کا حوالہ دیتے ہیں کہ مسلمان عورتوں کی شادی غیر مسلموں کے ساتھ نہیں کرنی چاہئے۔ اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ قادیانی لوگ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس عقیدہ کا جواز صرف اسی صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے جبکہ قادیانیت کو اسلام سے بالکل ہی مختلف مذہب قرار دیا جائے ورنہ بصورت دیگر یہ عقیدہ بالکل ہی ناجائز اور ناقابل دفاع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر سعودی عرب کی حکومت یا کوئی اور حکومت قادیانیت کو غیر اسلام اور قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتی ہے تو کون ہے جو اس حقیقت کو مان لینے کے بعد بھی آسانی سے ان حکومتوں کو مورد الزام ٹھہرائے گا۔

قادیانیوں کی ایک دوسری خصوصیت جو انہیں مسلمانوں سے الگ تھلگ کردیتی ہے، ان کی وہ چالبازی ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنے آپ کو مسلمانوں پر مسلط کرتے رہتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ مسلمان ان کو منہ نہیں لگاتے وہ اپنی جماعت کے

ختم نبوة

تعلیم یافتہ ارکان کو حکومت کی کلیدی اسامیوں پر فائز کرانے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے افراد کی وساطت سے اسلام کے نام پر قادیانیت کے مفاد میں پوشیدہ طور پر بالواسطہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ قادیانی حضرات کے لئے اب وہ وقت آگیا ہے کہ دنیا کے سامنے اپنا مؤقف ظاہر کردیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اگر وہ خود مسلمان سمجھتے ہیں تو ان کو مسلمانوں کی اجماعی رائے پر عمل کرنا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے تابع کے خیال سے دستبردار ہونا پڑے گا، دیگر باطل اور جھوٹے عقائد کو بھی یکسر چھوڑنا ہوگا۔ انہیں اسلام کو مستحکم اور متحد کرنے کے لئے دوسرے مسلمانوں کے دوش بدوش کام کرنا ہوگا۔ وہ اس فریضہ کو دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر ہی خوبی انجام دے سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے گمراہ کن عقیدوں اور طرز عمل کے ذریعہ انہیں الگ تھلگ کردیں۔ خلاف اس کے اگر قادیانی کسی مخصوص جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ نئی پیداوار ہیں تو انہیں چاہئے کہ دوسرے مسلمانوں سے الگ رہیں اور اپنی امتیازی حیثیت کا اعلان کردیں تاکہ جو لوگ قادیانیت اختیار کریں، ان کو شروع سے ہی اس بات کا علم ہوجائے کہ وہ ایک نئے مذہب میں داخل ہورہے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔

قادیانیت کے نام کو چلتا رکھنے کے لئے یہ عذر کافی نہیں ہے کہ ایک طبقہ غلام احمد کو صرف مجدد مانتا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ (اگر انہیں مجدد فرض بھی کرلیا جائے تو) اسلام میں صرف یہی ایک صاحب مجدد نہیں ہوئے ہیں۔ مختلف اوقات میں بہت سے مصلحین اسلام، غلام احمد قادیانی سے قبل آچکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک نے اسلام کی مجموعی ترقی کے لئے خصوصی فرائض انجام دیئے ہیں۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسلام نے ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی ہے۔ کوئی مصلح اپنی ایک خاص جماعت بناکر اس کا کوئی خاص نام رکھ دے۔ غلام احمد سے قبل کبھی کسی سابق مجدد نے ایسا نہیں کیا۔ مثلاً اسلام کے سب سے رفیع الشان مصلح وہ حضرت امام غزالیؒ تھے۔ انہوں نے کبھی کسی خاص نام سے کوئی خاص جماعت نہیں بنائی (اس کے علاوہ اسلام کے کسی مجدد یا مصلح نے کبھی خود یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مجدد یا مصلح بناکر بھیجا ہے) یہ لقب تو ان کی زندگی میں یا وفات کے بعد ان کی دینی خدمات کے اعتراف میں، جمہور اسے دیتی ہے۔ جو شخص خود اس قسم کا دعویٰ کرے اور اپنی مجددیت کا ڈھنڈورا پیٹے، وہ یقیناً کوئی فریبی ہی ہوسکتا ہے۔

قادیانی حضرات کو دنیا کے سامنے اپنا موقف ظاہر کردینا چاہئے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں

میں اس سے بخوبی واقف ہوں کہ جہاں تک نائیجیریا اور دوسری جگہ مثلاً لاہوری قادیانیوں کا تعلق ہے، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غلام احمد صرف ایک مجدد یا مصلح تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلمان، دونوں جماعتوں میں کوئی فرق نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب کی حکومت بھی ان دونوں کے ساتھ یکساں معاملہ کرتی ہے اور اپنے اس مؤقف کی یہ دلیل پیش کرتی ہے کہ اگر ان دونوں جماعتوں کے درمیان کوئی معتدبہ فرق ہے تو یہ دونوں ایک ہی مشترک نام یعنی "احمدیت" سے کیوں موسوم ہیں؟ سارے قادیانیوں کے نزدیک "احمدیت یا احمدی" کا نام بانی قادیانیت یعنی غلام احمد قادیانی کے نام پر ہی رکھا گیا ہے، ان کو ایک دوسرے نام "قادیانی" سے بھی یاد کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد کی جائے ولادت ہندوستان کے قصبہ "قادیان" سے منسوب ہے۔

لاہوری جماعت یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ قادیانی جماعت نے غلام احمد کی تحریروں میں تحریف کرکے انہیں مدعی نبوت بنادیا۔ اگر اسے صحیح فرض کرلیا جائے تو ایک جماعت دوسری جماعت کے نزدیک کافر ہوگئی۔ بایں ہمہ کسی جماعت نے دوسری جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر نہیں کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں جماعتیں اپنی اپنی جگہ ایک ہی مقصد کی خدمت کررہی ہیں۔

اگر یہ سچ ہے (بقول قادیانیوں کے) کہ قادیانیت عین اسلام ہے تو کیا وجہ ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے درمیان قادیانیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ کیا اس تبلیغی مہم سے ظاہر نہیں ہوتا کہ قادیانیت بذات خود ایک الگ مذہب ہے؟ اگر قادیانیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے تو ان کے مبلغ اپنے قادیانیوں کو یہ سبق کیوں پڑھاتے ہیں کہ:

"جب کبھی کوئی احمدی کسی نئی جگہ جائے اور آس پاس کوئی دوسرا احمدی نہ پائے تو وہ اس وقت تک اکیلا ہی نماز پڑھتا رہے، جب تک کہ دوسروں کو احمدی نہ بنالے، اور پھر بعد میں ایسے "نو احمدیوں" کے ساتھ باجماعت نماز کا اہتمام کرلے۔"

یہ ہیں وہ سوالات جو قادیانیت کے بارے میں، ذہن میں ابھرتے ہیں۔

میری تمنا ہے کہ نائیجیریا اور دیگر ممالک کے قادیانی غور و فکر کریں اور قادیانیت کے ساتھ اپنی وابستگی پر نظر ثانی کریں۔ اگر وہ واقعی حقیقی اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں تو گرہ باندھ لیں کہ اس سوال کا جواب "قادیانیت" نہیں ہے۔

اگر میرا مؤقف غلط ثابت ہوجائے تو میرے والد مجھے مردود اور عاق کردیں، اجتماعی طور پر قادیانی مجھ پر لعنت بھیجیں اور مجھے سولی پر چڑھادیں۔ خلاف

ختم نبوۃ

اس کے اگر میرا موقف درست ثابت ہو تو نائیجیریا کے سارے قادیانیوں پر، جن میں میرے خون اور خاندانی رشتہ دار بھی شامل ہیں، واجب ہو جاتا ہے کہ (قادیانیت کے ساتھ) اپنے تعلق پر نظر ثانی کریں اور جیسا کہ میں نے خود کیا ہے۔

اللہ عزوجل کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ اللہ انہیں سچے اسلام کی راہ دکھائے اور اس پر گامزن ہونے کی انہیں توفیق دے۔

﴿والسلام علی من اتبع الهدیٰ﴾

(طہ:۴۷)

اخیر میں نہایت سنجیدگی اور خلوص کے ساتھ، میں ان سب لوگوں سے جو اسلام کی سچی محبت اور تلاش میں اب تک قادیانیت سے چمٹے ہوئے ہیں، اپیل کرتا ہوں کہ وہ اچھی طرح یہ سمجھ لیں کہ کسی اعتبار سے بھی قادیانیت اسلام نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کے بانی نے اس کو قادیانیت کا نام دیا، یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ شروع سے (اسلام سے جدا) یہ ایک نیا مذہب رہا۔ علاوہ بریں قادیانیوں کے چند بنیادی عقائد اور اعمال، قادیانیت کو اسلام سے بالکل جدا کر دیتے ہیں۔ مجھے اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ ہر شخص اس معاملہ میں آزاد ہے کہ وہ اپنی پسند کے مطابق جو مذہب چاہے اختیار کرے اور اس کے مطابق عمل کرے، بلاشک و شبہ، یہ قانون، قواعد و ضوابط اور بنیادی انسانی حقوق کی قرارداد کے عین مطابق ہے، بایں ہمہ یہ بات بھی اہم ہے کہ ایک شخص کا ذہن اس کام کے بارے میں بہت صاف ہونا چاہئے جسے کہ وہ کر رہا ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قادیانیت اسلام سے الگ کوئی اور ہی مذہب ہے۔ اس لئے اس کے کٹر پیروؤں کو قرآن کے اس ارشاد کو یاد رکھنا چاہئے اور اس پر غور و فکر کر لینی چاہئے کہ:

ترجمہ: ”جو بھی اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا طالب ہو تو اس سے وہ مذہب قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں ہو گا؟!“

قرآن مجید ایک عظیم نعمت

مبین ٹرسٹ پوسٹ بکس ۴۷۰ اسلام آباد کی طرف سے مختلف دینی موضوعات پر معلوماتی کتابچے خوبصورت انداز میں عمدہ کاغذ پر معیاری طباعت و کتابت کے ساتھ شائع کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور زیر نظر رسالہ قرآن کریم کی عظمت اور اس کی برکات کے بارے میں چالیس منتخب احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام پر مشتمل ہے جن کے ساتھ دیگر مفید معلومات بھی شامل ہیں آرٹ پیپر پر شائع ہونے والے پچاس سے زائد صفحات کے اس رسالہ کا ہدیہ صدقہ جاریہ کے طور پر صرف پندرہ روپے رکھا گیا ہے۔

تین چیزوں سے بچو!

شیزان، شیطان، قادیان

آپ اپنے عزیز رشتہ دار یا جس سے آپ کے تعلقات کشیدہ ہوں اس کی دعوت یا تحفہ قبول نہیں کرتے لیکن قابل صد افسوس بات ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ازلی دشمن مرزائی / قادیانی جن کی کمائی کا دسواں حصہ چناب نگر (ربوہ) میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کفریہ تبلیغ کے لئے صرف ہوتا ہے۔

آپ قادیانیوں کی مصنوعات خرید کر جہنم کے حقدار کیوں بنتے ہیں؟

”شیزان“ مصنوعات قادیانیوں کی ہیں!

ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کہ قادیانی مصنوعات کا خود بائیکاٹ کریں اور دوسروں کو بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

(مرسلہ: محمد عارف شرقپور)

تحریر: مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

جامع الشریعۃ والطریقۃ

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

عارف باللہ واصل باللہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ میرے مہربان و شفیق استاد تھے، میں ۱۹۷۳ء میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل ہوا۔ جامعہ رشیدیہ کا یہ عروج کا دور تھا۔ اس وقت وہاں چوٹی کے اساتذہ مسند تدریس پر فائز تھے۔ ان اساتذہ میں فقیر منش ہستی حضرت شیخ الشیوخ مولانا عبداللہ صاحب المعروف بڑے مولانا جو کہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مہتمم جامعہ رشیدیہ کے بڑے بھائی تھے۔ انتہائی سادہ طبیعت اور علم کے سمندر تھے، تقویٰ میں بے مثال تھے، ان کے علاوہ حضرت علامہ غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ، حافظ جی محمد صدیق صاحب مدظلہ، مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ، مولانا مختار احمد صاحب اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ تھے۔

حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے پاس ہم شرح عقائد پڑھتے تھے، ظہر کی نماز کے بعد ہمارا سبق ہوتا تھا، اکثر عبارت میں یا میرے قدیم دوست استاذ الحدیث مولانا سعید احمد اکاڑوی پڑھتے تھے، ہمارے سامنے علم کا ایک سمندر تلاطم خیز ہوتا تھا۔ اس وقت مولانا ضیاء الرحمٰن شہید بھی ہمارے ساتھ کبھی کبھی ساعت میں شریک ہوتے وہ بھی ہمارے ساتھیوں میں سے تھے۔ حضرت لدھیانویؒ بسا اوقات گھنٹوں عمیق و بسیط تقریر فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے بے مثال حافظہ و ذہن دیا تھا۔

حضرت لدھیانویؒ اس دور میں بالکل نوجوان سیاہ ریش تھے اور ہم تقریباً سترہ اٹھارہ سال کے تھے۔

حضرتؒ کا مقام اساتذہ میں بہت بڑا تھا آپ خصوصاً اصلاح پر بہت زیادہ زور دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے اکثر جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر طلباء کو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے، حضرتؒ فرماتے تھے جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لیا کریں پورا ہفتہ مصائب و فتنوں سے حفاظت رہے گی۔ الحمدللہ بندہ نے اسی وقت سے جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کا معمول بنالیا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے فتنوں سے حفاظت فرماتے ہیں آئندہ بھی اللہ سے یہی دعا ہے۔

خیر تو ساقی سہی لیکن پلائے گا کسے
اب نہ وہ میکش رہے باقی نہ میخانے

حضرت لدھیانویؒ طلباء کی اصلاح پر خاص زور دیا کرتے تھے، اگر کوئی طالب علم اونچا بولتا تو حضرتؒ بڑی تنبیہ فرماتے۔ خاص طور پر ادب سیکھنے پر بڑا اہتمام فرماتے، حضرت کے چہرہ پر اللہ نے خاص نور اور خاص جلالت و عظمت رکھی تھی، اسی دور میں حضرت ہر ماہ کراچی پہلے تین دن پھر ایک ہفتہ کے لئے آتے تھے۔ محدث العصر حضرت سید بنوریؒ کو آپ کے علم و عمل پر بڑا اعتماد تھا "ولی را ولی می شناسد" کے تحت حضرت بنوریؒ علم و حکمت کے خزانے تھے پہلے تھوڑے دنوں کراچی کے لئے آپ کو منگوایا بعد میں مکمل طور پر آپ کو اپنا بنالیا، بعد میں حضرت لدھیانویؒ اور جامعہ بنوری ٹاؤن لازم و ملزوم اور ایک دوسرے کی شناخت ہو گئے۔

دیکھ لے اس چمن دہر کو دل بھر کے نظیر
پھر ترا کاہے کو اس باغ میں آنا ہوگا

ملنے کی بھی ہے راہ نہ ملنے کی بھی ہے راہ
دنیا جسے کہتے ہیں عجب راہگذر ہے

حضرت لدھیانویؒ نے ماہنامہ بینات کو آہستہ آہستہ مکمل طور پر سنبھال لیا اور دنیا اس فیض سے مستفید ہوئی اور ہوتی رہے گی۔

رنگینیاں جو حسن ازل کی تھیں منتشر
سب کھینچ کے آگئیں تیرے انتخاب میں

یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ ۱۹۷۵ء میں ہم کراچی میں محدث الزماں یوسف الزماں حضرت سید بنوری قدس اللہ سرہ کی خدمت میں دورہ حدیث پڑھنے آئے، تو حضرت لدھیانویؒ اپنے پرانے شاگردوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے، آپ کا قیام اس وقت خود جامعہ کے ایک کمرے میں تھا، ابھی بال بچے کراچی نہیں منگوائے تھے، حضرتؒ نے ہماری دعوت کی اس دعوت کی شیرینی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے جو حضرتؒ نے میرے ساتھی مولوی سعید احمد اکاڑوی اور مولوی غلام قادر کشمیری اور تیسرا میں، ہم تینوں ساتھیوں کی دعوت کی۔ اپنے کمرے میں حضرتؒ نے صبح کا پُر تکلف ناشتہ کرایا آج تک اس دعوت کا مزہ و لذت تازہ ہے۔

۱۹۷۶ء میں بندہ گارڈن میں سابق مسجد اللہ والی موجودہ مسجد صدیق اکبر میں امام و خطیب مقرر ہوا اور ۱۹۷۸ء میں تبلیغ میں سات چلے کے لئے جانا ہوا تو حضرت لدھیانویؒ سے درخواست کی کہ ہماری مسجد میں ہفتے میں ایک دن درس قرآن دیا کریں۔ حضرتؒ نے کمال شفقت سے قبول فرمایا اور الحمدللہ

ختم نبوۃ

بندہ جب تک سات چلے کے لئے باہر رہا، حضرتؒ نے عہد وفا کو نبھایا ٹیکسی پر سوار ہو کر تشریف لاتے اور بعد نماز مغرب جمعہ کے دن درس قرآن دیتے جس سے لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوا۔

حضرتؒ نے انہی سالوں میں روزنامہ "جنگ" میں "اقرا" کا سلسلہ بھی شروع فرمایا اور غالباً آپ کو شیخ الحدیث قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ اور عارف باللہ شیخ المحدثین والمشائخ حضرت ڈاکٹر عبد الحیٔ رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپؒ جمعہ کے دن جامعہ بنوری ٹاؤن کے دار الحدیث میں عصر کے بعد مجلس ذکر میں شرکت فرمایا کرتے تھے، اس مجلس میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے خلفاً حضرت مولانا محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد شاہد صاحب، مولانا محمد یحییٰ مدنی صاحب، مفتی اعظم حضرت مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ شریک ہوتے تھے اور اپنے اپنے طور پر ذکر کر کے چلے جایا کرتے تھے۔ یہ مجلس روح پرور ہوتی تھی جس میں بیک وقت اتنے بڑے شیوخ شریک ہوتے تھے الحمد للہ بندہ مشتاق بھی ایک ادنیٰ شاگرد و طالب علم کی حیثیت سے شریک ہوتا تھا، آج تک اس مجلس کا فیض قلب وروح میں اترتا محسوس ہو رہا ہے۔

حضرت لدھیانویؒ اپنے مراتب عالیہ طے فرماتے رہے، عروج روحانی فرماتے رہے اور پھر وہ وقت آیا کہ مرجع خلائق بن گئے۔ یہ ناکارہ کبھی کبھار حاضری دیتا حضرتؒ بڑی شفقت فرماتے۔ کاش ہم دوسرے حضرات کی طرح حضرتؒ کے ساتھ جڑے رہتے تو آج ہم بھی بہت کچھ حاصل کر لیتے، کبھی کبھار دوپہر کو حضرتؒ کی خدمت میں حاضری دیتے حضرتؒ کے ساتھ کھانا کھاتے اس کھانے میں جو روحانیت ہوتی تھی وہ تحریر میں یا لفظوں میں نہیں بتائی جا سکتی، کچھ عرصے بعد حضرتؒ دفتر ختم نبوت مسجد باب الرحمت منتقل ہو گئے اور آخر شہادت تک یہیں آپ کا ڈیرا رہا۔

ایک مرتبہ حضرتؒ کے بڑے صاحبزادے برادرم الحاج محمد سعید صاحب کے ذریعے میں نے حضرتؒ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے ماہنامہ "الہادی" کی سرپرستی فرمائیں، تو حضرتؒ نے الہادی میں سرپرستوں کے نام دیکھ کر ازراہ تفنن پنجابی میں فرمایا: "اِنے سارے نام لکھی پھردال ہور کِنے چاہی دے نے" یعنی اتنے حضرات کے نام تو لکھ رکھے ہیں اور کتنے نام چاہئے، میں نے عرض کیا حضرت آپ کی سرپرستی و شفقت بھی چاہئے تو مسکرا کر اجازت مرحمت فرمائی۔

ایک مرتبہ میں نے سوچا کہ حضرت کے مواعظ و ملفوظات ماہنامہ الہادی میں قسط وار چھاپا کروں اور یہ سلسلہ شروع کر دیا۔ حضرت سے بھی اس بارے میں عرض کیا تو فرمایا چھاپنے سے پہلے مجھے دکھا دیا کرو، چنانچہ حسب حکم میں نے حضرت کا ایک مضمون حضرتؒ کو دکھایا تو اس وقت جان کے لالے پڑ گئے کہ حضرتؒ کسی مضمون وغیرہ کے چھاپنے میں کتنی کمال احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرتؒ نے اپنے بارے میں اپنے مضمون میرے ہاتھوں لکھا دیکھا تو ایک ایک چیز کے بارے میں کتابوں کے حوالے دیکھتے رہے اور تقریباً میرا سارا مضمون کاٹ دیا اور اپنی تصحیح اتنی فرما دی جیسے کہ خود ان ہی کا لکھا ہوا مضمون ہو، اس کے بعد بندہ نے سوچا کہ یہ تو بڑا کٹھن معاملہ ہے، چنانچہ بعد میں یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

حضرتؒ کی خدمت میں جب بھی حاضری ہوتی کمال شفقت سے پیش آتے دعائیں دیتے، ایک مرتبہ جامعہ انوار الصحابہ کے جلسہ میں تشریف لائے، بیان کے بعد کمرے میں تشریف لے گئے آپؒ کے ساتھ بڑے بڑے علماً کرام بھی تشریف فرما تھے احقر کچھ دیر میں حاضر ہوا تو حضرت نے یہ دیکھ کر کہ بیٹھنے کی جگہ نہیں بڑی شفقت سے بالکل اپنے ساتھ برابر میں بٹھایا جس پر احقر ہچکچا رہا تھا کہ بڑے بڑے علماً کی موجودگی میں آگے بڑھ کر حضرتؒ کے برابر بیٹھنا مناسب نہیں مگر یہ حضرتؒ کی خاص شفقت تھی۔ اسی طرح کئی مرتبہ مجالس میں حاضری ہوتی تو حضرت بڑی مہربانی و کرم نوازی فرماتے۔

حضرت شہید ختم نبوتؒ کو جب فالج ہوا تو ہسپتال میں حاضری دی اس وقت حضرت سراپا صبر و برداشت ہی بنے ہوئے تھے، اور ساتھ ہی ساتھ کچھ دیر کسی کتاب کو پڑھ کر سنایا جاتا، ایک آدھ مرتبہ احقر کو بھی کتاب سنانے کا موقع نصیب ہوا حضرت کی شفقتوں مہربانیوں کے باوجود احقر حضرت سے جیسے فیض حاصل کرنا چاہئے تھا نہیں کر سکا۔

حدیث دلکش و افسانہ از افسانہ می خیزد
دگر از سر گرفتم قصہ زلف پریشاں را

ایک مرتبہ حضرتؒ کے خلیفہ مجاز مولانا مفتی محمد نعیم امجد مدرسہ للبنات یوسفیہ میں سالانہ پروگرام پر حضرت لدھیانویؒ نے تقریر فرمائی تھی۔ احقر بھی حاضر ہوا تو بھی حضرتؒ تشریف نہیں لائے تھے، مفتی صاحب نے مجھے بیان کے لئے کہہ دیا، احقر نے بیان شروع کر دیا حضرتؒ بھی تشریف لائے مگر وہ ذرا سا علیحدہ ہو کر بیان سنتے رہے، بعد میں مجھے پتہ چلا تو بڑا افسوس ہوا کہ حضرتؒ کی موجودگی میں کیوں بیان کیا؟ مگر یہ حضرتؒ کا کمال شفقت تھا، اسی پروگرام میں حضرتؒ کے بیان کو احقر نے اپنے لفظوں میں لکھ کر چھاپ دیا تو حضرتؒ کے داماد برادرم عبد اللطیف نے وہی حضرتؒ کا مضمون خود انہی کو سنایا، اس میں حضرتؒ کا یہ ملفوظ بھی لکھا تھا کہ: "میری اب دنیا میں کوئی آرزو و خواہش نہیں صرف اور صرف یہی خواہش ہے کہ اللہ راضی ہو جائے۔" حضرتؒ نے یہ سن کر کسر نفسی سے

ختمِ نبوۃ

فرمایا: "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" یہ بھی کوئی لکھنے کی چیز تھی۔

مکرر گرچہ سحر آمیز باشد
طبیعت راملال انگیز باشد

احقر جب بھی حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو میرے قدیم رفیق اور محسن حضرت کے نائب و خلیفہ مجاز حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری کسی نہ کسی طریقہ سے ہمیں حضرتؒ کے قریب کرنے کی کوشش کرتے تو حضرتؒ ہمیشہ دعاؤں سے نوازتے۔ مولانا سعید احمد جلالپوری اور حضرت کے صاحبزادے برادرم بھائی الحاج محمد سعید کی یہ خواہش رہتی تھی کہ دوسرے لوگ حضرتؒ سے روحانی فوائد و فیوض حاصل کر رہے ہیں، خلافتیں لے رہے ہیں آپ تو حضرتؒ کے پرانے شاگرد و خادم ہیں آپ کیوں دور رہتے ہیں، قریب کیوں نہیں آتے؟ مگر یہ ہماری بدقسمتی رہی کہ حضرتؒ کے زیادہ قریب نہ رہے ورنہ ہم بھی نامعلوم کتنے روحانی فیوضات حاصل کرتے۔ حضرتؒ کے خادم خاص برادرم مفتی محمد جمیل خان، مفتی سعید احمد جلالپوری و دیگر کتنے حضرات حضرتؒ کے قریب رہ کر ان کی خدمت کر کے کتنی برکات اور کتنے فیوضات حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ ہماری تقصیرات کو معاف فرمائے اور ہمارے عقیدے کے مطابق اہل اللہ کے دنیا سے وصال و رخصت ہو جانے کے بعد بھی ان کے فیوضاتِ روحانیہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے اللہ ہمیں وہ فیوضات نصیب فرمائے۔

کسے کہ محرم باد صبا است میداند
کہ باوجود خزاں بوئے یاسمین باقی است

افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن جب قادیانیوں کا مشہور عالم مقدمہ چل رہا تھا اس کی تیاری کے لئے کراچی میں مشاورت ہو رہی تھی، علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ بھی کراچی تشریف لائے ہوئے تھے اور کچھ تحریری مواد درج کرتا تھا، وقت کم تھا اس وقت ہم کچھ نوجوان بھی حاضر رہتے تھے، تو حضرتؒ نے ہمارے ذمہ بھی کچھ تحریری مواد درج کرنا لگایا، جب ہم وہ مواد لکھ چکے تو حضرتؒ نے ڈھیر ساری دعائیں دیں۔

اسی طرح حضرتؒ کی موجودہ مسجد "خاتم النبیین" جس میں حضرتؒ کی مرقد مبارک بھی بنی ہے اس میں تعمیری کام کرنے والے بھائی فضل کریم یہاں کا کام سنبھالنے سے پہلے کچھ دن ہماری مسجد میں کام کرتے رہے، وہ مالی اعتبار سے کافی پریشان تھے، ایک مرتبہ انہوں نے حضرتؒ کے سامنے مالی پریشانیوں کا تذکرہ کیا تو حضرتؒ نے فرمایا: "جہاں تم کام کر رہے ہو وہ کچھ آپ کی مدد نہیں کر رہے؟" فضل کریم نے عرض کیا حضرت وہ تو حسب ہمت تعاون کرتے رہتے ہیں، اس پر حضرتؒ نے مجھے غائبانہ بڑی دعائیں دیں جس پر مجھے بے حد مسرت ہوئی۔"

حضرتؒ کے ساتھ شہید ہونے والے خادم ڈرائیور عبدالرحمن ایک غریب آدمی تھے، ان کے ساتھ پہلے سے دوستی و شناسائی تھی، مگر جب وہ حضرتؒ کے ڈرائیور رہے تو ماشاء اللہ ان کے دن بدل گئے اور حالات بہتر سے بہتر ہونے لگے۔ حضرتؒ نے ان کو خوب نوازا اور اس نوجوان نے بھی خوب وفا کی اور آخر میں ایسا مقام پایا کہ ہمیشہ خلد بریں کی رفاقت حاصل کر لی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچیں بہار توز داماں گلہ دارد

اب نہ کہیں نگاہ ہے اور نہ کوئی نگاہ میں
محو کھڑا ہوا ہوں میں حسن کی جلوہ گاہ میں

اٹھی تھی بحرِ حسن سے اک موج بے قرار
فطرت نے اس کو پیکر انسان بنا دیا

Phone: 7512251
عبداللہ جیولرز
ABDULLAH JEWELLERS
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 56, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithador Karachi.

SJ
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
Phone: 745080
ایڈریس: صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

ختم نبوۃ

قادیانی امت کا گھناؤنا کردار، حقائق کے آئینہ میں

تحریر: راؤ شمشیر علی خان

علمائے امت نے پوری حدیث نبوی صلعم دیکھ کر فرمایا:

صحابہ کرامؓ کے گھوڑوں کے پاؤں کی گرد کے برابر بھی عمر بن عبدالعزیزؒ نہیں ہو سکتے جب صحابہ کرامؓ کے درجات اس قدر بلند ہیں۔ تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ جیسے صحابہ کرامؓ تو امتی رہے اور چودھویں صدی کے ایک کذاب نے جھوٹا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو امتی نبی ظاہر کیا۔ ایسے جھوٹے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہوتا ہے۔

قرآن مجید، حدیث نبوی صلعم کی روشنی میں یہ صاف واضح ہو جاتا ہے کہ جو قوم رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لانبی بعدی آخری نبی تصور نہیں کرتی وہ مسلمانوں سے کٹ جاتی ہے۔ قادیانی امت کی مثال بھی ایسی ہے کہ ان کے بیان اور عقائد سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ امت جدید مرزا قادیانی کی نبوت کو تسلیم کرتی ہے۔

اس لئے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چودہ سو سال سے پختہ عقیدہ ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کی آخری اینٹ تھے، آپ صلعم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، جو آپ صلعم کی نبوت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ مسیلمہ کذاب کا چیلہ ہوگا۔

پھر قادیانی امت کے عقائد و نظریات پر غور کیا جائے تا کہ اصل بات سمجھ میں آجائے۔ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی اپنی کتاب آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ پر لکھتا ہے:

"کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ پھر لکھا کہ ہر ایسا شخص جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتا ہو اور مرزا قادیانی مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۱۰)

ہم احمدی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں، لیکن غیر احمدی مرزا کو نبی نہیں مانتے، اس لئے مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننا بھی کفر ہے۔

(بیان عدالت جج گورداسپور بشیر الدین محمود اخبار الفضل مورخہ ۲۶/جون ۱۹۲۲ء)

قادیانی مذہب مسلمانوں سے جدا ہے، مرزائی امت کا عقیدہ ہے کہ ہمارا خدا، ہمارا قرآن مجید، ہماری نماز، روزہ ہر چیز مسلمانوں سے جدا ہے۔ مسیح قادیان نے کہا کہ:

"مسلمانوں کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے۔ مسلمانوں کا خدا اور حج بیت اللہ اور ہے، ہمارا خدا اور حج بیت اللہ اور ہے۔ اسی طرح مسلمانوں سے ہر بات میں اختلاف ہے۔"

الفضل ۳۰/جولائی ۱۹۳۱ء میں خلیفہ قادیان کی تقریر شائع ہوئی:

"قادیانی مسیح نے سختی سے تاکید فرمائی کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے باہر سے لوگ خط لکھ کر بار بار پوچھتے ہیں، میں بار بار جواب دیتا ہوں کہ غیر احمدی کے پیچھے احمدی کی نماز جائز نہیں ہے۔"

(انوار خلافت مرزا بشیر الدین محمود صفحہ ۸۹)

"ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان تصور نہ کریں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے عقیدہ کے مطابق وہ مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں۔"

(انوار خلافت صفحہ ۹۳)

"قادیانی مسیح نے اس احمدی (قادیانی) پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جس احمدی نے اپنی لڑکی کی شادی کسی غیر احمدی سے کی ہو۔ یہاں تک کہا کہ اپنی لڑکی کو گھر میں بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔"

"مرزا قادیانی کی وفات کے بعد خلیفہ قادیانی نے بھی اس احمدی (قادیانی) کو امامت سے ہٹایا اور جماعت سے خارج کر دیا، جس نے غیر احمدی کو اپنی لڑکی دی چھ سال تک اس احمدی کی توبہ قبول نہ کی۔ حالانکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔"

(انوار خلافت صفحہ ۹۳، ۹۴)

"قادیانی مسیح نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک رکھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ رکھا، غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں جدا ان کو لڑکیاں دینا حرام، ان کے جنازے پڑھنے سے منع کیا گیا۔"

(کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰)

آج پوری امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے سے یہ پردہ ہٹ چکا ہے کہ قادیانی جماعت کا تعلق مسلمان قوم سے نہیں ہے کیونکہ میں نے جو عبارت درج کی ہے اس کو غور

ختم نبوۃ

سے پڑھنے کے بعد ہر انسان اس نظریہ پر آئے گا کہ جب قادیانی امت اپنے عقیدے کے مطابق ہر مسلمان کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو کافر قرار دیتی ہے پھر کونسی وجہ ہے کہ ہم مسلمان مرزائیوں کو اپنی جماعت سے خارج نہ کریں۔ اور قادیانی امت کے وہ عقائد ہیں جو مسلمانوں کی جماعتوں کے شیرازے کو بکھیر دیتے ہیں۔

اسی لئے اگر ہم پچانوے کروڑ مسلمان (اور اب ایک ارب بیس کروڑ) اپنے پیغمبر صلعم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانی جماعت کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں تو ہم حق پر ہیں۔ ہمارا مقصد قادیانی جماعت کو پاکستان سے نکالنا نہیں ہے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اس کو پوری دنیا میں ایک جداگانہ جماعت اقلیت قرار دیا جائے جیسے عیسائی، یہودی، بدھ مذہب اور دیگر مذہبی قومیں ہیں۔

یہ کوئی بھی مسلمان برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے کہ مرزائی امت محبت تو کرے مرزا قادیانی سے قبلہ تصور کرے قادیان کو اور مسلمانوں کے ساتھ شادی، نماز عبادت میں بھی شامل ہو، اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے بھی انکار کرے، ایسے بے دین فرقہ کو اسلام میں شامل کرنا کتنا بڑا ظلم ہے۔

عالم اسلام کے مسلمانوں پر پھر ہمارے نادان لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بھی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث فرقے ہو گئے ہیں، یہاں میں پوری وضاحت سے لکھوں گا کہ ان جماعتوں کا معاملہ تعلق مرزائیوں کی طرح نہیں ہے۔

ایک دیوبندی کی نماز بریلوی کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہم اہل سنت لوگ بھی اہلحدیث امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں جیسے مکہ مدینہ کی مسجدوں میں اہلحدیث ہیں، ہم کروڑوں مسلمان اہل سنت بھی ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، ان تین جماعتوں کے نظریئے مختلف ہوں گے، لیکن تعلق اسلام یکساں ہیں، تینوں جماعتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تصور کرتی ہیں۔

ہم ان تینوں جماعتوں میں سے کسی بھی جماعت میں رہ کر بھی مسلمان ہیں، لیکن قادیانی امت اپنے آپ کو جداگانہ امت تصور کرتی ہے، پھر قادیانی مبلغ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم یورپ وامریکہ میں دین اسلام کی اشاعت کرتے ہیں، دوسری کوئی جماعت اتنا کام نہیں کر سکتی، اس بے بنیاد دعوئی کی تفصیل ان الفاظ میں درج کرنا ضروری ہے:

راقم پندرہ سال سے یورپ میں اشاعت دین کا کام کر رہا ہے کسی قادیانی کے فریب میں کوئی عیسائی، یہودی نہیں آیا۔ یہ صرف ہمارے نادان دوستوں کو عورت، دولت، عزت کا لالچ دے کر مرزائیت کا طوق پہنا دیتے ہیں، پھر ان کی تبلیغ سے ظفر اللہ خان قادیانی نے کونسا فائدہ پاکستان کو پہنچایا ہے؟ جب تک وہ وزیر خارجہ رہے، سوائے مرزائیت کی اشاعت کے انہوں نے کوئی کام بھی نہیں کیا، صرف مرزا قادیانی کے اس جھوٹے دین کو یورپ میں پھیلاتے رہے۔

سابقہ پاکستانی حکمران یہ بھی خیال کرتے تھے کہ قادیانی امت کے اثرات امریکہ برطانیہ پر ہیں۔ اس لئے پاکستان کی مالی امداد کے لئے لازم ہے کہ ہم امریکہ برطانیہ کے لاڈلے کے ساتھ کوئی جھگڑا فساد نہ کریں۔ دین ایمان بے شک ضائع ہو جائے، مگر قادیانی بے دین امت کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھائی جائے۔ اس بے اثر بات کی وضاحت بھی ضروری ہے۔

امریکہ برطانیہ وہ مکار حکومتیں ہیں جن کی مثال زہریلے بچھو کی طرح ہے۔ ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنالینا اور ضرورت نہ ہونے پر اپنے باپ کو بھی نکال دینا، پھر یہ قومیں کسی بھی ملک یا فرد سے محبت نہیں کرتیں، یہ اپنا فائدہ دیکھتے ہیں کہ کونسی بات میں ان کا فائدہ ہے۔

ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے ان کو مرزا قادیانی، امین چند نتھو رام، جعفر طارق، رنجیت سنگھ کی ضرورت تھی جب ان کا مقصد پورا ہو گیا تو اپنے ان نمک حلال غلاموں کو بھی اپنی مریدی سے نکال دیا، آج ان مطلب پرست لوگوں کی بات بھی سننے کو تیار نہیں ہیں۔

ہمارے حکمران کا یہ خیال بھی درست نہیں ہے کہ امریکہ، برطانیہ مرزائیت کے تاثرات سے ہماری مالی امداد کرتے ہیں، یہاں ہم ایسی کئی مثالیں پیش کر سکتے ہیں لیکن اصل مضمون کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔

یورپ، امریکہ، روس، فرانس، برطانیہ قادیانی امت یہ تمام قومیں مسلمانوں کی پرانی دشمن ہیں۔ ان کی محبت دشمنی دونوں مسلمانوں کو مرکز سے جدا کرنیکی دعویدار ہیں۔ پھر دنیا عالم کے ایک ارب مسلمانوں کے مقابلہ میں ان چند افراد کو خوش کر کے امریکہ، برطانیہ یہ تجارت نہیں کر سکتا۔ وہ وقت گزر چکا ہے، جب برطانیہ کو ایسے نمک حرام لوگوں کی ضرورت تھی جو قوم سے غداری کریں، اور برطانیہ کے حق میں فتویٰ دیں کہ انگریز حکومت کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ حکومت ہندوستانی قوم کے لئے رحمت خاص ہے۔

تمام دنیا عالم کے ایک ارب مسلمان ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا، اس کو ہم دجال کذاب کے نام سے یاد کریں گے چاہے وہ انسان مسیلمہ کذاب ہو یا مرزا

ختم نبوۃ

غلام احمد قادیانی ہو چاہے دوسرا کوئی شخص۔

دور نبوت سے لے کر صحابہ کرامؓ تک ایسے جھوٹے کذابوں کو قتل کیا جاتا رہا، اب وہ مقدس صحابہؓ والے جذبات رکھنے والے لوگ دنیا میں نہ رہے، دور خلافت اسلامیہ میں جھوٹے مدعیان نبوت کے گندے ناسوروں کو کاٹ کر پھینک دیا جاتا رہا۔

آج ہم جیسے لوگ دنیا میں موجود ہیں جن کے دل میں محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پوری ہے مگر وہ اس فتنے کا مقابلہ اس طرح نہیں کر سکتے، جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ کیا تھا۔

قادیانی امت پاکستان میں مسلمان حکومت کے مقابلہ میں برطانوی عیسائی حکومت کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ تجربہ گواہ ہے غور سے دیکھو تاریخ ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۵۱ء تک قادیانی امت نے اپنے انگریز آقا کی حکومت کو ہندوستان پر قابض رکھنے کے لئے پوری امداد بھی کی۔

قادیانی کذاب کی اولاد نے برطانیہ کی کس طرح امداد کی اس کی پوری تفصیل میں لکھ چکا ہوں قادیانی اسلام، قرآن مجید، حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر اپیل کرتے ہیں لیکن عملی زندگی یہ ہے کہ مسلمانوں کو یورپین عیسائی حکومت کے جال میں پھنسا کر ان کی بے بسی کا تماشا دیکھیں، یہ قوم جس طرح عیسائی بادشاہوں کی پوجا کرتی ہے، ان کی تفصیل لمبی ہے، لیکن چند حوالے درج ذیل ہیں، شاید کسی کی سمجھ میں یہ بات آجائے:

ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۴۶ پر مرزا قادیانی کی تحریر ان الفاظ میں درج ہے:

"برطانیہ گورنمنٹ کے ہم احمدیوں پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو پھر ہمارا نہ مکہ مدینہ میں گزارا ہو سکتا ہے نہ قسطنطنیہ ترکی میں پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس حکومت کے برخلاف کوئی خیال بھی اپنے دل میں رکھیں، میں اپنے کام کو نہ مکہ مدینہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں، نہ روم شام ایران نہ کابل میں، مگر اس گورنمنٹ برطانیہ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔"

دوسری کتاب تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۶۹ اور جلد دہم صفحہ ۱۲۳ پر یہ عبارت مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی درج ہے:

"یہ سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ رحمت سے باہر نکل جاؤ، تو پھر تمہارا کہاں ٹھکانا ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو، جو تم کو اپنی پناہ میں لے، ہر ایک اسلامی حکومت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیش رہی ہے، کیونکہ ان کی نگاہ اور عقیدہ میں تم کافر مرتد ٹھہر چکے ہو سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور پوری طرح سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت برطانیہ تمہاری بھلائی کے لئے اس ملک ہندوستان پر قائم کی ہے۔ اگر اس سلطنت پر کوئی آفت مصیبت آئے وہ آفت تمہیں بھی تباہ کر دے گی، ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سنو! غور سے کہ انگریزی سلطنت تمہارے لئے رحمت ہے، برکت ہے خدا کی طرف سے تم دل جان سے اس رحمت کی قدر کرو، اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں ان مسلمان حکومتوں سے ہزار درجہ بہتر ہے یہ برطانیہ حکومت ہے یہ تم کو بے عزت نہیں کرتی۔" (صفحہ ۱۲۳)

دوسرا مضمون مرزا غلام احمد قادیانی کا جو ۱۳/ ستمبر ۱۹۶۱ء کو الفضل اخبار میں چھپا:

"ایرانی حکومت نے جو سلوک مرزا علی محمد باب بانی فرقہ بابیہ اور اس کے مریدوں کے ساتھ محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے کیا اور جو ظلم و ستم اس فرقے پر توڑے گئے وہ عقلمند لوگوں سے مخفی نہیں جو قوموں کی تاریخ پڑھتے ہیں۔"

پھر ترکی جو یورپ کی سلطنت کہلاتی ہے، جو برتاؤ بہاء اللہ فرقہ بابیہ بہائیہ اور ان کے مریدوں سے ۱۸۸۳ عیسوی سے ۱۸۹۲ء تک کیا کہ پہلے ترکی میں پھر مکہ کے جیل خانوں میں کیا، وہ دنیا کے عقلمند لوگوں سے مخفی نہیں، دنیا عالم میں تین بڑی حکومتیں مسلمانوں کی ہیں۔ ترکی، افغانستان، ایران، ان تینوں مسلمان حکومتوں نے جو سلوک دوسرے مذہب والوں سے کیا ہے، وہ احمدی (قادیانی) جماعت کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے احمدیوں کی آزادی تاج برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہذا تمام سچے احمدی جو حضرت مرزا صاحب کو مامور من اللہ اور مقدس انسان تصور کرتے ہیں۔ ان کے لئے برٹش گورنمنٹ کا سایہ رحمت فضل ایزدی ہے۔"

قارئین کرام! اس عبارت کو غور سے پڑھیں کہ مسلمانوں کی حکومتیں جہاں "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا کلمہ پڑھا جاتا ہے، وہ تو قادیانی امت کے لئے رحمت خداوندی نہیں، لیکن عیسائی حکومت جو کہ انسانوں کے خون سے سیراب ہو کر بنائی گئی جو ایک خدا کو تین جگہ تقسیم کر دیتے ہیں، ایسی حکومت احمدی جماعت کے لئے رحمت خداوندی ہے۔

جو حکومت زہریلے بچھروں کی طرح دوسری قوم کا خون چوستی رہی ہے پھر قادیانی امت آج بھی پاکستان میں اپنی جدا حکومت قائم کرنے کی تمنا رکھتی ہے، جس کے ثبوت میں خلیفہ قادیانی کا خطبہ جو ۱۳/ اگست ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ بلوچستان میں دیا گیا۔

(باقی آئندہ)

قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیاں آئین اور اسلام کی تعلیمات سے متصادم ہیں

یورپی ممالک اور امریکہ قادیانیت کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کی دل آزاری سے باز آجائیں

حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی توہین کرنے کے باوجود قادیانیت کی سرپرستی کا کیا جواز ہے؟

جمعیت المسلمین گلاسکو کی ختم نبوت کانفرنس سے شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا خطاب

گلاسکو (رپورٹ: مفتی محمد جمیل خان)

جمعیت المسلمین گلاسکو کے زیر اہتمام جامع مسجد گلاسکو میں ایک روزہ "ختم نبوت کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد اکرم طوفانی، حاجی صابر، طہٰ قریشی، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد مکی، قاری عبدالحئی عابد، حاجی صادق، مفتی مقبول احمد، مولانا عبدالحمید وٹو نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ابتدا ہی سے یہ مؤقف رہا ہے کہ قادیانیت اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے اور اس کا مقصد عیسائیت کی سرپرستی میں اسلام کو مٹانا ہے۔ قادیانیوں کی تمام تر ارتدادی سرگرمیوں کا مقصد مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہے اب جبکہ آئین پاکستان نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی تبلیغ کو غیر اسلامی قرار دیا ہے تو حکومت کو چاہئے کہ وہ ان کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں، بصورت دیگر مسلمان مجبور ہوں گے کہ وہ خود ان کی سرگرمیوں کو روکیں جس سے تصادم کا خطرہ ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تمام کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی، اس کے باوجود عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف سے قادیانیوں کی سرپرستی سمجھ سے بالاتر ہے۔ ان علماء کرام نے مغرب اور امریکہ کو متنبہ کیا کہ اسلامی امور کے سلسلے میں مسلمانوں نے کبھی کسی کی مداخلت برداشت نہیں کی، اس لئے امریکہ اور مغرب مسلمانوں کے امور میں مداخلت کر کے خاص کر قادیانیت کے سلسلے میں قوانین پر اعتراض کر کے مسلمانوں کی دل آزاری سے باز آجائیں۔ مزید کہا کہ اب یورپ میں مسلمان بیدار ہو چکے ہیں، اس لئے ان کو قادیانی مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر گمراہ نہیں کر سکتے۔

جہاد کا راستہ روکنے والے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، مفتی نظام الدین شامزئی

آفن باغ (رپورٹ: مفتی محمد جمیل خان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا منظور احمد الحسینی، مفتی خالد محمود، مفتی محمد جمیل خان نے جامع مسجد توحید میں "عقیدۂ ختم نبوت اور جہاد" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو دین حق لے کر آئے اور اس کو کافر مٹانا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق اور ہدایت کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو دنیا میں غالب کر دے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد کا حکم دیا۔ آپ نے جنگ بدر سے جس جہاد کا آغاز کیا، اس کا سلسلہ آپ نے اپنی وفات تک جاری رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۷ غزوات میں بذات خود حصہ لیا اور جس وقت آپ مرض الوفات میں تھے آپ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں لشکر روانہ فرما رہے تھے تاکہ دنیا سے سب سے بڑی کفریہ طاقت رومی سلطنت میں اسلام کو غلبہ دلائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے اس سلسلہ کو جاری رکھا اور خلفاً راشدین کے دور میں دنیا کے اکثر حصہ پر دین غالب ہو چکا تھا۔ آج مسلمانوں کو جہاد سے اس لئے دور رکھا جا رہا ہے تاکہ اسلام کا غلبہ دنیا پر نہ ہو سکے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کے جہاد آزادی کے وقت جہاد کو حرام قرار دے کر انگریزی حکومت کو تقویت دے کر مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش کی، آج مرزا طاہر قادیانی امریکہ اور مغرب کی ہاں میں ہاں ملا کر جہاد کو دہشت گردی اور خون ریزی سے تعبیر کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے ہے، لیکن اس کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا اور مسلمان ایمان کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام کر قادیانیوں، عیسائیوں، یہودیوں کی ارتدادی مہم اور اسلام کو ختم کرنے کی سازش ناکام بنا دیں گے۔ سیمینار میں پاکستان سے آنے والے ختم نبوت حج کمیٹی کے ارکان حاجی عبدالرزاق خان، حافظ محمد ایوب، اعتماد الحق، محمد نعمان نے بھی شرکت کی جبکہ جامع مسجد توحید کے خطیب مولانا مشتاق الرحمٰن، مولانا محمد احمد نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ھادی لانبی بعدی

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

ختمِ نبوت کانفرنس

۱۹ ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

12/13 اکتوبر 2000ء مطابق ۱۲/۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات جمعہ

زیرِ صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا
خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان

علماء مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	راولپنڈی	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
نمبر	514122	7780337	6362404	829166	5551675	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان ملتان